دیباچہ
از نگاہ راحیل

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

دیباچہ

از

نگاہ راحیل

www.novelsclubb.com

دیباچہ بقلم نگاہ راحیل

قسط نمبر 11

باب نہم

سائے کی گرفت میں

ایک خاموش سانس

"موت" کے دائروں میں سرگوشی کرتی ہے

عظیم انجان جہاں کی جانب ایک سفر

www.novelsclubb.com

جہاں زندگی کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔

نظروں سے اوجھل ہوا لیکن ذہن سے نہیں

یادیں جڑی رہتی ہیں،

جڑی رہتی ہیں!

وقت کی ٹیپسٹری میں، ایک دھاگہ

کہانیوں میں بنا ہوا تھا جو ہم نے ایک بار پھیلائی تھیں۔

پردہ گرتا ہے

اسٹیج مدھم پڑ جاتا ہے

پھر بھی زندگی کا جوہر

ایک دیرپا گیت ہے۔

قسمت کے ساتھ رقص

ایک آخری کمان

www.novelsclubb.com

جیسے ہی روحیں کائناتی مشق کا آغاز کرتی ہیں۔

موت!

ایک راستہ ہے

اختتام نہیں

کائناتی موڑ کے گرد ایک تبدیلی ہے۔

زندگی کی سمفنی میں

ایک وقفہ ہے

ایک بے سبب لمحہ۔

www.novelsclubb.com

پردے کے ذریعے جہاں سائے الگ ہوتے ہیں

ایک صوفیانہ سفر ہے

ایک فن کا کام ہے!

سائیکل کا مڑنا

ایک کائناتی سانس

خاموش موت کے ساتھ

خاموش رقص میں۔

(نظم)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

"تم کہہ رہی ہو کہ انہوں نے وہ کتاب تمہیں دی اور تم نے اسے مجھے دے دیا۔"

اس نے حیرانی سے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"ایوت! کیونکہ انہوں نے ہی مجھے وہ کتاب تمہیں دینے کو کہا تھا۔"

میر آئے نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تو نینا مزید حیران ہو گئی۔

"کیا مطلب؟ میں کچھ سمجھ نہیں پا رہی؟"

چند لمحے بعد اس نے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھتے ہوئے ناسمجھی سے پوچھا۔

میر آئے ہلکا سا مسکرائی۔ وہ اس کے ساتھ برابر میں صوفے پر آکر بیٹھی۔

"اچھا رکو میں تمہیں ساری بات بتاتی ہوں۔"

اس نے کہا تو نینا نے اس کی جانب دیکھا۔ وہ اسے توجہ سے سننے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ ماہ پہلے۔

www.novelsclubb.com

شام کے رنگوں نے استنبول پر اپنا جال پچھایا ہوا تھا۔ جیمرے خاتون کچھ ہی دیر پہلے نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھیں۔ وہ اب لونگ روم میں بیٹھ کر سکون سے چائے پی رہی تھیں جب انہیں میر آئے کی کال موصول ہوئی۔ چند ایک روایتی سی گفتگو کے بعد اس نے جیمرے خاتون سے پوچھنا شروع کیا۔

"آنے! میں بہت زیادہ کنفیوز ہو رہی ہوں۔"

اس نے دوسری جانب سے کافی کنفیوزڈ لہجے میں کہا۔

"کس بارے میں؟"

انہوں نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے آپ کو بتایا تھا نائینا کے بارے میں۔ وہی اینکر جس کے تجزیے میں کافی عرصے سے سنتی آ رہی ہوں۔ وہ اب مجھ سے یہاں ملی ہے تو میں چاہ رہی تھی کہ اپنی اور اس کی دوستی کو مزید مظبوط بنانے کے لیے میں اسے کوئی تحفہ دوں۔"

وہ اپنی بات کہے جا رہی تھی کہ تب ہی جیمرے خاتون نے اس کی بات کاٹ دی۔

"تو تمہیں یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ تم اسے کیا تحفہ دو؟"

www.novelsclubb.com

انہوں نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"ایوت آنے!۔"

دوسری جانب سے میر آئے نے فوراً اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم تھوڑا سا صبر کرو۔ میں آج براق سے اس بارے suggestions لوں

میں

گی۔ اس کے پاس ضرور کوئی اچھا آئیڈیا ہو گا۔ تم جانتی ہو نا! براق جس شخص کو جو

تحفہ دیتا ہے، وہ شخص اس تحفے کو کبھی نہیں بھولتا۔"

جیمرے خاتون نے تھوڑا سوچتے ہوئے کہا۔ میر آئے ان کی بات سن کر کچھ دیر

کے لیے خاموش ہو گئی۔ اس کی خاموشی یہ تو بتا رہی تھی کہ وہ ان کی باتوں سے

متفق تھی لیکن پھر بھی اسے تشویش ہو رہی تھی۔

"لیکن آنے وہ تو نینا کو جانتے بھی نہیں ہیں پھر انہیں کیسے سمجھ آئے گی کہ اسے کون

سا تحفہ دینا چاہیئے؟"

اس کے سوال نے جیمرے خاتون کو چند لمحوں کے لیے ایک گہری سوچ میں ڈبو

دیا۔ انہوں نے اپنا چائے کا کپ سامنے موجود میز پر رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

"تم فکر مت کرو۔ براق آئے گا تو میں اسے نینا کے بارے میں وہ کچھ بتاؤں گی جو تم نے مجھے بتایا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ کوئی اچھا آئیڈیا دے ہی دے۔ ہے نا؟"

انہوں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے!۔"

دوسری جانب سے اس نے کہا تو اس کے لہجے میں ناامیدی اور مایوسی خاصی جھلک رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نیویارک کو سورج کی کرنوں نے گھیر رکھا تھا۔ میر آئے اپنے ہوٹل کے کمرے میں موجود تھی۔ بیڈ پر بیٹھے وہ ناشتہ کرنے میں مصروف تھی اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے اپنے ایک ہاتھ میں موبائل پکڑا ہوا تھا جس پر وہ انسٹا اسکرول کر رہی تھی۔

جیمرے خاتون کی کال موصول ہوتے ہی اس نے ان کی کال ریسیو کر لی۔

معمول کی گفتگو کے بعد جیمرے خاتون نے اپنی بات کہنا شروع کی۔

"براق سے میں نے بات کی تھی۔"

وہ ابھی کہہ ہی رہی تھیں کہ میر آئے نے ان کی بات کاٹ دی۔

"اچھا! کیا کہا انہوں نے؟"

اس نے فوراً پوچھا۔

"اسے میں نے بتایا کہ اس طرح سے میر آئے کی ایک دوست ہے جو ایک اینکر ہے اور اس نے ابھی کچھ ہی روز پہلے ایک تقریر کی ہے اقوام متحدہ میں جس میں اس نے فلسطین اور کشمیر کے مسائل پر بھی بات کی ہے۔"

وہ یہ کہنے کے بعد چند لمحے کے لیے رکیں۔

"تو وہ کہہ رہا تھا کہ تم اسے کوئی کتاب کیوں نہیں دے دیتی؟"

جیمرے خاتون نے ایک گہری سانس لے کر اپنی بات مکمل کی۔ وہ شاید جانتی تھیں کہ میر آئے کو یہ آئیڈیا بالکل پسند نہیں آیا۔

"کیا؟ میں اسے ایک کتاب دوں؟ یہ کیسا تحفہ ہے؟"

اس نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"میر آئے ! مجھے تو یہ کوئی بری آپشن نہیں لگتی۔"

انہوں نے کہا۔

"اچھا اگر میں اسے ایک کتاب دے بھی دوں تو کیا آپ یہ بتا سکتی ہیں کہ میں اسے کون سی کتاب دوں؟ مجھے تو اس کی پسند کے بارے میں بھی نہیں معلوم۔"

اس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"تم اس کی فکر نہ کرو۔ براق نے ایک اچھا آئیڈیا دیا ہے۔ میں تمہیں بتا دیتی ہوں اگر تمہیں دلچسپی ہے۔ ورنہ کوئی بات نہیں۔"

جیمرے خاتون نے میر آئے کو تنگ کرنے والے انداز میں کہا۔

"کیسا آئیڈیا؟ بتائیں مجھے۔"

اس نے فوراً کہا۔

"وہ کہہ رہا تھا کہ اس کے پاس ایک کتاب پڑی ہے جس کا نام "بریوری آ بلیسنگ" ہے۔اس کے حساب سے وہ کتاب نینا کو بہت پسند آئے گی۔"

وہ کہہ رہی تھیں تو میر آئے نے ان کی بات کاٹ دی۔

"انہیں ایسا کیوں لگتا ہے؟"

اس نے پوچھا۔

"میں نے اسے نینا کے بارے میں کافی کچھ بتایا تھا تو اسی لیے وہ کہہ رہا تھا۔"

جیمرے خاتون نے کہا تو ان کے دل و دماغ میں کہیں نا سمجھی کی لہر دوڑی لیکن پھر بھی وہ اپنی اس بات پر قائم ہی تھیں۔

"اوہ! تو کیا کہہ رہے تھے وہ؟"

میر آئے نے ان سے اپنی بات جاری رکھنے کا کہا۔

"تو وہ یہی کہہ رہا تھا کہ اس کتاب کو وہ تمہیں دے دیتا ہے۔ تم اس کتاب کو نینا کو دے دینا۔"

www.novelsclubb.com

انہوں نے ہلکا سا مسکرا کر اپنی بات مکمل کی تو میر آئے چند لمحے کے لیے کچھ سوچنے لگی۔

"وہ کتاب مجھ تک کیسے پہنچائیں گے؟ مطلب میں تو یہاں نیو یارک میں ہوں۔"

اس نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"وہ پارسل کے ذریعے پہنچا دے گا نا۔اس میں اتنی پریشانی کی کیا بات ہے۔"

انہوں نے شانے اچکا کر کہا۔میر آئے ان کی بات سے متفق تھی۔یہ آئیڈیا برا نہیں تھا بلکہ یہ کافی اچھا تھا۔اسے اس بات کا یقین ہو گیا تھا۔

آخر وہ آئیڈیا دیا کس نے تھا؟

www.novelsclubb.com

اور پھر

وہ آئیڈیا تھا بھی سلطانہ کے لیے۔

اسے اچھا بلکہ "منفرد" تو ہونا ہی تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

موجودہ دن۔

میر آئے اور وہ آمنے سامنے صوفے پر بیٹھی تھیں۔ وہ اپنی بات مکمل کر چکی تھی۔

نینا کا چہرہ کافی سارے تاثرات سے بھرا تھا جیسے کچھ تھا جو وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

کچھ ابھی بھی ٹھیک نہیں تھا جیسے اس کہانی کا ایک رخ ابھی نامعلوم ہو۔

"ٹھیک ہے میر آئے۔ لیکن مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آئی۔"

نینا نے اب کی بار سنجیدگی سے کہا تو میر آئے تھوڑا حیران ہوئی۔

"کیا؟"

اس نے پوچھا۔ www.novelsclubb.com

"تم نے مجھے اس دن نہیں بتایا کہ وہ کتاب تمہیں کس طرح ملی۔ کیوں؟"

نینا نے پوچھا تو میر آئے کے چہرے پر کئی تاثرات ظاہر ہو گئے۔اس نے چند لمحے کے لیے نینا سے نظریں چرائیں۔وہ یہ سمجھ نہیں پائی کہ آخر میر آئے اس سے نظریں کیوں چرا رہی ہے۔

"نینا!(اس نے ایک گہری سانس لی)میں تم سے صرف دوستی کرنا چاہتی تھی اسی وجہ سے میں نے تمہیں نہیں بتایا۔"

میر آئے نے کہا تو نینا کو لگا جیسے اس کے سامنے بیٹھی لڑکی ایک سمجھ دار اور میچیور شخص نہیں بلکہ ایک معصوم سا بچہ ہے جس کو صرف ایک ہی چیز چاہیئے ہوتی ہے اور وہ ہے "محبت"۔اس کی اس بات سے نینا کو ایک اور بات بھی سمجھ آ گئی۔

جب میر آئے نے اسے وہ کتاب دی تھی تو نینا نے کہا تھا کہ اسے شخصیت کو پہچاننے کا فن آتا ہے۔

لیکن اب اسے معلوم ہوا کہ شخصیت کو پہچاننے کا فن "میر آئے یامان" کو نہیں بلکہ

www.novelsclubb.com

"براق یامان" کو آتا تھا۔

اور یہ اس کے لیے زیادہ حیرانی کا سبب تھا کہ براق یامان کسی سے ملے بغیر صرف اس کی چند معلومات سے ہی اس کی شخصیت کو پہچان سکتا ہے۔

"میر آئے! میں تم سے ایک اور بات پوچھ سکتی ہوں؟"

اب کی بار نینا نے کچھ ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ضرور۔"

اس نے فوراً اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے ہمیشہ سے کہتی تھی کہ براق گھر کو ٹائم نہیں دیتے۔ وہ ہر وقت اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ لیکن میرے حساب سے ایسا نہیں ہے۔ وہ تو گھر کی تمام ذمہ داریاں اچھے سے سنبھال رہے ہیں۔ تو پھر تم نے ایسا کیوں کہا؟"

اب کی بار نینا کہہ رہی تھی تو اسے میر آئے کا مسئلہ سمجھ آچکا تھا۔ وہ بس چاہتی تھی کہ میر آئے اپنے اس مسئلے کی تمام لہروں کو جڑ سے اکھاڑ دے۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتی ہوں کہ میں نے غلط کہا۔اور میں نے ایسا کیوں کہا اس کی وجہ بھی مجھے معلوم ہے۔بس میں اس کی وجہ بتانے کی ضرورت نہیں سمجھتی۔"

اس نے شانے اچکا کر ہلکا سا مسکرا کر کہا۔اس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی کی لہر موجود تھی۔نینا نے اس کی بات کا برا نہیں مانا اور برا ماننا بھی نہیں چاہیئے تھا۔جب کوئی انسان آپ کو کچھ نہیں بتانا چاہ رہا تو اس میں کچھ غلط نہیں۔آپ کو اس پر جبر نہیں کرنا چاہیئے۔

اس کے بعد ان دونوں کے درمیان کچھ ہی دیر گفتگو ہوئی اور پھر نینا اس کے کمرے سے چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد میر آئے صوفے اٹھی اور اس نے ایک گہری سانس لی۔

www.novelsclubb.com

(وہ براق کے بارے میں ہمیشہ ایسا کیوں کہتی تھی؟

اسے نینا کی دوستی کیوں چاہیئے تھی؟کیوں اسے یہ خوف تھا کہ اگر وہ اسے کوئی تحفہ نہیں دے گی تو نینا اور اس کی دوستی مضبوط نہیں ہو پائے گی؟

کیونکہ اسے چاہیے جتنی محبت! جتنا پیار مل جاتا وہ اس کے لیے ناکافی رہتا۔

جب انسان خود سے محبت نہیں کرتا تو اسے اگر دنیا بھر کی محبت ہی مل جائے وہ کبھی اس سے خوش نہیں ہوتا۔ اسے ہر وقت مزید محبت چاہیئے ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے دل کا وہ خانہ خالی ہوتا ہے جس میں اس نے وہ محبت ڈالنی ہوتی ہے جو وہ خود سے کرتا ہے۔ اس خانہ کی کمی صرف وہی محبت پوری کر سکتی ہے جو آپ خود سے کرتے ہیں۔

جب یہ خانہ خالی رہتا ہے تو انسان میں کسی دوسرے انسان کو کھو دینے کا خوف پیدا ہونے لگتا ہے۔

یہ باتیں میر آئے کو اسی دن سمجھ آگئی تھی جب اس نے خود کو ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔ اگر اسے یہ باتیں سمجھ نہ آئی ہوتیں تو وہ آج نینا کو کبھی بھی یہ سب نہ بتاتی کیونکہ اس کے دل میں آج بھی نینا کو کھو دینے کا خوف ہوتا۔ وہ آج بھی خود سے محبت نہ کرتی ہوتی۔)

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج رات کا کھانا پہلی بار نینا نے بنایا تھا۔ جیمرے خاتون کے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی اس نے کھانا بنایا۔اور وہ کھانا بھی ترکش کھانا نہیں بلکہ "پاکستانی" کھانا بنا رہی تھی۔اس نے آج یہ عہد کرر کھا تھا کہ وہ سب کو پاکستانی کھانے کھلا کر چونکا دے گی۔اسے یقین تھا کہ وہ سب پاکستانی کھانا کھا کر ترکش کھانے بھول جائیں گے۔

ڈائنگ ٹیبل پر خوبصورت برتنوں میں بریانی، قورمہ اور روٹیاں اس نے نفاست سے رکھی ہوئی تھیں۔ان لذیذ کھانوں کی خوشبو ماحول میں پھیلی تھی۔نینا نے سب کو سفید رنگ کی پلیٹوں میں کھانا ڈال کر دیا۔

www.novelsclubb.com

اور پھر اس نے اپنی پلیٹ میں کھانا ڈالا۔ابھی کسی نے بھی قورمہ نہیں لیا تھا۔ابھی صرف سب نے بریانی ہی لی تھی۔

کھانا کھاتے ہوئے سب کو ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی۔ نینا ابھی تک انتظار کر رہی تھی کہ کوئی اس کے کھانے کی تعریف کرے مگر کسی کی جانب سے کچھ نہ کہا گیا۔ وہ بھی خاموشی سے کھانا کھاتی رہی۔ براق اور میر آئے بھی خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے اور ان کے برعکس جیمرے خاتون کافی سنجیدگی سے کھانا کھا رہی تھیں۔ ان کے چہرے کا سنجیدہ پن یہ ظاہر کر رہا تھا کہ انہیں کھانا پسند نہیں آیا۔

"نینا! کھانا اچھا نہیں ہے۔"

جیمرے خاتون نے نہایت سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تو نینا کا دل ڈوبنے لگا۔ اس نے اتنی محنت سے یہ کھانا بنایا تھا۔

"یہ کھانا بہت اچھا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اور ان کے اگلہ جملہ سن کر وہ کھل اٹھی۔ اسے اپنی محنت کا صلہ جیسے وصول ہو گیا ہو۔ براق اور میر آئے نے بھی جیمرے خاتون کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ ان سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔

جیمرے خاتون نے آج تک کھانے کے معاملے میں کبھی کسی کی تعریف نہیں کی تھی۔ لیکن آج انہوں نے نینا کی تعریف کر کے اپنا یہ اصول بھی توڑ دیا۔ آخر وہ سلطان کی والدہ تھیں!

تو جب سلطان کے اصول سلطانہ کے لیے معاف تھے

پھر سلطان کی والدہ کے اصول کیسے سلطانہ کے لیے معاف نہ ہوتے؟

اب نینا نے سب کو قورمہ ڈال کر دیا۔ سب کو یہ یقین تھا کہ یہ بھی پہلے والے کھانے کی طرح ہی لذیذ ہوگا۔ نینا نے مرچ مصالحے کم ہی ڈالے تھے کیونکہ ترک تیز مرچ اور مصالحوں والے کھانے نہیں کھاتے۔

لیکن قورمہ میں مصالحہ شاید ترکوں کے حساب سے زیادہ ڈل گیا تھا بلکہ وہ مصالحہ پاکستانیوں کے حساب سے بھی زیادہ ہی تھا، یہ نینا کو قورمہ کا پہلا نوالہ لے کر ہی معلوم ہو گیا۔ اس نے ایک گہری سانس لی اور پھر ایک نظر ان تینوں کو دیکھا۔

جیمرے خاتون اور میر آئے پانی کا گلاس بھر بھر کر پی رہی تھیں۔ان کی آنکھیں بھی ویسے ہی سرخ ہو رہی تھیں جیسے نینا کی قورمہ کا ایک نوالہ لے کر ہو گئی تھی۔

لیکن ان تینوں میں سے سب سے مختلف براق تھا۔وہ کوئی رد عمل دیے بغیر وہ کھانا کھا رہا تھا۔اس کی آنکھیں بھی سرخ ہو چکی تھیں لیکن وہ پھر بھی قورمہ کھا رہا تھا۔

وہ حیران ہو رہی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ پریشان بھی کیونکہ اس کھانے میں واقعی مصالحہ اور مرچ تیز تھی۔

جیمرے خاتون اور میر آئے نے خاموشی سے وہ پلیٹ رکھ دی۔انہوں نے کوئی ناگواری ظاہر نہیں کی لیکن انہیں ناگواری تب محسوس ہوئی جب انہوں نے براق کو مسلسل وہ کھانا کھاتے ہوئے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"براق !مت کھاؤ یہ۔"

براق کی حالت پر ترس کھاتے ہوئے جیمرے خاتون نے کہا تو براق نے نفی میں سر ہلا دیا۔نینا کو اس وقت کافی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی کہ آج اس نے پہلی بار کھانا بنایا اور وہ بھی کیسا۔

"مت کھائیں آپ۔"

اب کی بار نینا نے اس سے فکرمندی سے کہا تو براق مسکرانے لگا۔اس کی مسکراہٹ میں بہت کچھ تھا۔

جیمرے خاتون اور میر آئے بھی یہ دیکھ کر دل ہی دل میں مسکرانے لگیں۔انہیں سمجھ آگئی تھی کہ وہ کھانا پورا ہی کھائے گا

آخر وہ سلطانہ نے جو بنایا تھا!

www.novelsclubb.com

اور ایسا ہی ہوا اس نے وہ قورمہ اور روٹی پوری کھائی۔اس نے یہ کھاتے ہوئے ایک مرتبہ بھی پانی نہیں پیا تھا۔لیکن اس کی آنکھیں تیز مصالحہ اور مرچ کھانے کے باعث مزید سرخ ہو چکی تھیں جنہیں دیکھ کر نینا کو اس کی مزید فکر ہو رہی تھی۔

اس نے وہ کھانے سے خالی پلیٹ نینا کی طرف مسکراتے ہوئے بڑھائی۔

"اور کوئی حکم؟ کچھ اور ہے جو آپ ہمیں کھلانا چاہیں؟ آپ کے لیے تو ہم زہر بھی کھالیں۔ پھر یہ کیا چیز تھی۔ آپ کے ہاتھ سے پلایا گیا "زہر" بھی "شہد" ہوگا ہمارے لیے۔"

اس نے مسکراتے ہوئے نینا سے کہا تو میر آئے اور جیمرے خاتون یہ سن کر ہنسنے لگیں۔ نینا بھی اس کی بات سن کر اپنی ہنسی روک نہ سکی اور وہ بھی کھل کر ہنسنے لگی۔

یہ منظر کافی خوبصورت تھا!

ایک مکمل خاندان!

ایک خوشحال خاندان!

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چند دن بعد۔

شام کے سرمئی رنگوں نے سورج کی کرنوں کو چھپ جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ آج اتوار تھا۔ براق اتوار کے دن بھی گھر دیر سے ہی آتا تھا لیکن آج وہ گھر جلد ہی آ گیا تھا۔ نینا ان سب کے لیے باورچی خانہ میں چائے بنا رہی تھی۔

اب ہر روز کھانا اور چائے وہ ہی بنایا کرتی تھی۔ یہ ایک ایسی تبدیلی تھی جو ان کے گھر میں نینا ہی لائی تھی ورنہ اس سے پہلے صرف جیمرے خاتون ہی یہ کام کیا کرتی تھیں۔ لاکھ ملازم اور ملازمہ وغیرہ رکھے تھے ان کاموں کے لیے لیکن جیمرے خاتون ان کے ہونے کے باوجود بھی یہ کام خود ہی کیا کرتی تھیں۔

ان کے گھر میں صرف ایک ہی ملازمہ ہوتی جو صرف گھر کی صفائی وغیرہ کے کام کرتی مگر باورچی خانہ کی ذمہ داری نینا نے "خود" سنبھال لی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ سب کے لیے چائے بنا چکی تھی اور اب اس نے چائے کو کپوں میں ڈال کر ایک ٹرے میں نفیس انداز میں رکھا تو اسے باہر سے کچھ شور کی آواز آئی۔

وہ باورچی خانہ کے دروازے تک گئی اور باہر دیکھنے پر اسے کچھ لوگ نظر آئے۔وہ اس لڑکی اور اس کے ساتھ کھڑے دو افراد کو نہیں جانتی تھی۔لیکن جیمرے خاتون اور میر آئے ان سے جس طرح مل رہی تھیں اس سے یہ بات تو ثابت تھی کہ یہ ان کے کوئی جاننے والے تھے۔

براق سیڑھیوں سے اترتا ہوا اسے نظر آیا۔وہ بھی سیدھا ان سے ملنے گیا۔

نینا نے اپنا دوپٹہ سر پر لیا اور باورچی خانہ سے باہر نکلی۔

(اس نے سر پر دوپٹہ اس طریقے سے لیے کہ اس کے چوتھائی حصے کے بال بھی آشکار نہیں ہو رہے تھے۔)

وہ چاہے جتنے مرضی کام کرلے لیکن اس نے اپنا آپ ہمیشہ بہت ہی خوبصورت، نکھرا اور صاف ستھرا رکھا ہوتا۔اسے دیکھ کر کوئی بھی یہ نہیں مان سکتا تھا کہ یہ لڑکی اتنی دیر باورچی خانہ میں کام کرتی ہے۔اور اس کے ساتھ ساتھ اپنا کام جیسے تجزیے وغیرہ بھی بخوبی انجام دیتی ہے۔

نازلی کے ساتھ اس کے ماں باپ تھے جو اس وقت براق سے مل رہے تھے اور اسے ترک زبان میں کچھ کہہ رہے تھے۔

نازلی کے والد "یوسف بے" اور اس کی والدہ "گوکچے" نے جب نینا کو دیکھا تو ان کے چہرے پر موجود مسکراہٹ مزید بڑھی۔ گوکچے نے نینا کو یوں گلے لگایا جیسے وہ اسے کافی عرصے سے جانتی ہو۔ ترک ایسے ہی ہوتے ہیں! کھلے دل کے مالک!

وہ اس سے ترک زبان میں کافی کچھ بہت ہی خوش دلی سے کہہ رہے تھے جسے وہ سمجھنے سے قاصر تھی لیکن وہ چہرے پر ایک مسکراہٹ لیے ان کی باتیں سن کر ہاں میں ہاں ملا رہی تھی۔

براق نے نینا کو ان کا تعارف کروایا۔ اس دوران نازلی نے بھی نینا سے ایک پھیکی سی سلام دعا کی تھی۔ نینا اس کے اس پھیکے رویے کی وجہ سمجھ نہیں سکی تھی۔ وہ سب لونگ روم میں جا کر بیٹھیں۔

www.novelsclubb.com

نینا بھی ان کے ساتھ ہی وہاں موجود تھی۔ جیمرے خاتون اسے بتا رہی تھیں کہ نازلی اور اس کے والدین ان کے فیملی فرینڈز ہیں۔ نازلی کے بارے میں بھی انہوں نے اسے بتایا۔ براق اس وقت اگر کسی سے بات کر رہا تھا تو وہ صرف یوسف بے تھے جن سے وہ بس ادھر ادھر کی باتیں کر رہا تھا جیسے ملکی حالات وغیرہ۔

گو کچھ بھی جیمرے خاتون اور میر آئے سے بات کر رہی تھی۔ ان کی باتوں میں بار بار نازلی بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھی۔ وہاں سب ایک دوسرے سے ایسے بات کر رہے تھے جیسے پتہ نہیں وہ ایک دوسرے کے کتنے سگے ہوں۔

نینا کو اپنا آپ وہاں کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔

وہ بس خاموشی سے وہاں بیٹھی تھی۔ کوئی اس سے بات نہیں کر رہا تھا۔ سب آپس میں ہی گفتگو میں مصروف تھے۔ نینا نے ایک مرتبہ براق کو دیکھا جو یوسف بے سے بات چیت کرنے میں مصروف تھا۔ اس نے نینا کی جانب نہ دیکھا تو نینا کو زیادہ عجیب محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

وہ وہاں سے چائے لانے کا کہہ کر اٹھی اور سیدھا باورچی خانہ میں گئی۔اس کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات خوب واضح تھے۔اس نے پہلے جو چائے بنائی تھی وہ اب ٹھنڈی ہو چکی تھی۔اور پہلے بنائی گئی چائے اب موجود لوگوں کے حساب سے کم تھی۔اس لیے اس نے نئے سرے سے چائے بنانا شروع کی۔

وہ ایک دم جیسے کافی اداس سی ہو گئی تھی۔اس کا دل بھی کافی کشمکش کا شکار تھا۔

اچانک کسی نے چولہا بند کرتے ہوئے اس کے کندھے پر تھپتھپایا۔وہ حیرانی سے فوراً پیچھے مڑی تو وہاں براق کھڑا تھا۔

"چائے ابل گئی تھی نینا۔"

وہ نرمی سے اس سے کہہ رہا تھا اور پھر وہ چائے کو خود کپوں میں ڈالنے لگا۔اس وقت وہ اسے خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔وہ جانتی تھی کہ براق اس کے چہرے کے تاثرات کو سمجھ گیا تھا۔لیکن اسے احساس ہو گیا تھا کہ اسے یہ سب محسوس نہیں کرنا

www.novelsclubb.com

چاہیئے تھا۔ وہ لوگ ان کو کافی عرصے سے جانتے تھے اس لیے وہ آپس میں اتنی زیادہ باتیں کر رہے تھے اور نا چاہتے ہوئے بھی وہ اسے نظر انداز کر گئے تھے۔

آخر وہ تو نینا کو جانتے بھی نہیں تھے تو وہ اس سے کیا بات کرتے۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود ایک بات جو اسے کھٹک رہی تھی وہ یہ تھی کہ وہ ان کو ملنے سے پہلے براق کے اور بھی بہت سے رشتہ دار جن میں ایمرے چچا بھی شامل تھے، ان سب سے بھی مل چلی تھی۔ ان میں سے تو کسی نے اسے اس طرح نظر انداز نہیں کیا تھا جس طرح نازلی اور اس کے والدین اسے کر رہے تھے۔

براق چائے کو کپوں میں ڈال چکا تھا۔ نینا اس کی جانب بڑھی اور چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ لیے اس نے ان چائے کے کپوں کو ٹرے میں نفاست کے ساتھ رکھنا شروع کیا۔ براق اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"میں لے جاتا ہوں ٹرے۔"

اس نے کہا تو نینا نے اسے چونک کر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں! میں لے جاتی ہوں۔ آپ جائیں ان کے پاس بیٹھیں۔"

اس نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔

"نہیں میں تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا۔"

اس نے کہا تو نینا مزید مسکرانے لگی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ براق کو معلوم ہو گیا ہے کہ وہ برا محسوس کر رہی ہے۔ لیکن اسے اس بات کا بھی احساس ہو گیا تھا کہ وہ کچھ زیادہ ہی فیل کر گئی تھی۔ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ وہ اس وقت دل ہی دل میں خود کلامی کرتے ہوئے اپنے آپ کو غلط کہہ رہی تھی۔

اس نے دونوں ہاتھوں میں ٹرے اٹھایا اور وہ براق کے ساتھ لونگ روم میں جانے لگی۔ آج اتوار تھا تو ملازمہ کی چھٹی تھی، نہیں تو یہ برتن لے کر جانے اور انہیں رکھنے اور دھونے کے کام ملازمہ ہی کرتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

لونگ روم میں اب سب چائے پی رہے تھے اور پہلے کی طرح ہی آپس میں بات چیت کرنے میں مصروف تھے سوائے نینا کے مگر اب وہ بات کو زیادہ محسوس نہیں کر رہی تھی۔ان کی باتوں کا سلسلہ کچھ دیر تک جاری رہا اور پھر یوسف بے کو کسی کی کال موصول ہوئی تو وہ معذرت کر کے وہاں سے اٹھ کر کال سننے کے لیے باہر چلے گئے۔

کچھ لمحے بعد جیمرے خاتون گو کچے کو لے کر لونگ روم سے باہر نکلیں۔وہ اسے لان میں لے کر جا رہی تھیں ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے لیے۔

اب لونگ روم میں صرف وہ چاروں موجود تھے۔یہ موقع نازلی نے ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔اس نے اس موقع کا پورا فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا۔

www.novelsclubb.com

براق اپنی چائے پی چکا تھا اور اس نے چائے کے کپ کو سامنے پڑی میز پر رکھا۔

"میر آئے ! تمہیں یاد ہے نا، بچپن میں، میں تم اور براق کتنا کھیلا کرتے تھے۔(اس نے میر آئے کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔)اور نینا !(اب کی بار اس نے نینا کو

مخاطب کیا) تمہیں معلوم ہے ہم لوگ جتنا لڑتے تھے نا اس سے کئی زیادہ ہماری دوستی تھی۔"

وہ اسے بتا رہی تھی تو نینا مسکرا کر اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔اس کے بر عکس براق کے چہرے پر نا گواری کی ایک لہر ابھر آئی،جب بھی نازلی اس کے سامنے ہوتی، نا گورای کے تاثرات نا چاہتے ہوئے بھی اس کے چہرے پر ابھر آتے۔

"میں جب جب پیرس سے ترکیے آیا کرتی تھی، جیمرے خاتون ہمیشہ مجھے اپنے گھر بلا تیں۔یوں سمجھو کہ میں پیرس سے ترکیے آتی ہی صرف "ان "(اس نے براق کی طرف دیکھا)لوگوں کے لیے تھی۔"

اس کی باتوں سے میر آئے کو کچھ کچھ اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ یہ سب کیوں کہہ رہی ہے۔وہ جانتی تھی کہ جب جب نازلی ان میں سے کسی سے ملتی،تو وہ کبھی بھی یوں پرانی باتیں نہیں کیا کرتی تھی۔ لیکن وہ آج یہ سب باتیں کیوں دہرا رہی تھی اس کا اندازہ میر آئے کو اور براق کو بھی اچھے سے ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

البتہ نینا اس کی باتوں کو زیادہ سنجیدہ نہیں لے رہی تھی۔وہ جانتی تھی کہ بچپن میں ہر کوئی اپنے رشتہ دار یا دوستوں غیرہ کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔وہ تو اس کی بات کافی لطف اندوز انداز میں سن رہی تھی۔

نازلی اسے یوں ہی کچھ دیر تک اپنے اور "براق" اور اس کے خاندان کی پرانی سو کالڈ اچھی اور یادگار لمحوں کی باتیں سنائی جا رہی تھی۔لیکن جب اس نے یہ محسوس کیا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو پا رہی تھی تو اس نے اپنی باتوں کا رخ کہیں اور موڑ لیا۔

"نینا! تم تو اب ترکیے آگئی ہو۔اب تم اپنے تجزیے وغیرہ کیسے کرتی ہو؟"

یہ ایک بہت ہی احمقانہ سوال تھا۔

www.novelsclubb.com

"آن لائن۔"

اس نے شانے اچکا کر ایک مختصر سا جواب دیا تو نازلی مسکرائی۔

"ایوت !۔(اس نے ایک گہری سانس لی)۔ تمہیں ایسا نہیں لگتا کہ تم نے اپنے اس رشتے کے لیے زیادہ ہی قربانیاں دی ہیں ؟"

یہ اس کی جانب سے ایک اور وار تھا، وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گی،اس کی امید اسے اس بار تھی۔ میر آئے اور براق ذرا سنجیدہ ہوئے۔

"مطلب ؟"

نینا نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"مطلب تم نے ! براق کے لیے اپنا ملک چھوڑا۔ یہ بہت بڑی قربانی ہے۔ تم پہلے آرام سے تجزیے کر سکتی تھی کیونکہ تم اپنے ملک میں تھی لیکن اب تمہیں آن لائن یہ سب کرنا پڑتا ہے تو یہ ظاہر سی بات ہے مشکل ہو گا۔ تو ایسا کیوں نہی ہوا کہ براق پاکستان آجاتا؟ اگر تم اس کے لیے اپنا ملک چھوڑ سکتی ہو تو یہ کیوں نہیں؟(اس نے براق کی جانب ایک طنزیہ نظر سے دیکھا)"

اس نے شانے اچکا کر مسکرا کر کہا تو نینا بھی سکرائی۔

www.novelsclubb.com

"نازلی! (اس نے ایک گہری سانس لی) پہلی بات تو یہ کہ میں نے اپنے ملک کو نہیں چھوڑا۔"

اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"تم ترک ہو ہے نا؟ لیکن تم ہمیشہ سے رہی پیرس میں تھی۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ تمہاری

Identity بدل گئی ہو؟

نینا کے الفاظ نازلی کے لیے کافی بھاری ثابت ہو رہے تھے اور ابھی اس کے الفاظ اس کے لیے مزید بھاری بھی ثابت ہونے والے تھے۔

"اور اگر تم یہ کہہ رہی ہو کہ براق نے میرے لیے اپنا ملک کیوں نہیں چھوڑا تو تمہیں یہ بات ان سب لڑکیوں کو کہنی چاہیئے جو شادی کے بعد شوہر کے گھر جاتی ہیں۔ اگر تم یہ سب کہتی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا یہ خیال ہے کہ شوہر کو شادی کے بعد بیوی کے گھر رہنا چاہیئے۔ رائٹ؟"

نینا یہ سب کہتے ہوئے مسلسل مسکرا رہی تھی۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اس کے احمقانہ سوالوں کا جواب دے رہی تھی۔

اس کے جواباًت سن کر براق اور میر آئے بھی مسکرا رہے تھے جس وجہ سے نازلی کو خاصی شرمندگی محسوس ہونے لگی۔

حالانکہ نینا کا مقصد اسے شرمندہ کرنا نہیں تھا۔

براق مسکراتا ہوا وہاں سے جانے لگا۔وہ اگر مزید یہاں رکتا اور نازلی کے احمقانہ سوال سنتا تو یقیناً وہ کچھ ایسا بول دیتا جو نازلی سے برداشت نہ ہو پاتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ لوگ وہاں سے جانے والے تھے۔نینا میر آئے کے ساتھ باورچی خانہ میں تھی۔ نینا برتنوں کو سنک میں ڈال رہی تھی اور میر آئے اس کے ساتھ باتیں کرنے لگی ہوئی تھی۔

براق کو احمت کی کال موصول ہوئی تھی تو وہ لان میں فون پر بات کرنے گیا تھا۔ وہ دونوں بارچی خانہ سے نکل کر اب لونگ روم تک گئیں جہاں یوسف بے اور گوکچے اب جیمرے خاتون سے روایتی سی گفتگو کرنے میں مصروف تھے جو مہمان گھر سے جاتے ہوئے کرتے ہیں۔ وہ سب یہاں موجود تھے لیکن نازلی یہاں موجود نہیں تھی۔ اس بات پر کسی نے غور بھی نہ کیا۔

براق فون پر بات کرنے کے بعد گھر میں داخل ہوا تو اس نے نازلی کو سیڑھیوں سے اس کے کمرے میں جاتا ہوا دیکھا۔

یہ دیکھ کر براق نے اپنے ایک ہاتھ کی مٹھی بھینچی۔ اس کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات مزید بڑھ گئے۔ اس کو یہ معلوم تھا کہ باقی سب لونگ روم میں ہیں تو نازلی اس کے کمرے میں کیوں گئی تھی؟

وہ تیز قدم چلتا ہوا سیڑھیوں سے اپنے کمرے کے دروازے تک پہنچا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔

وہ کچھ سمجھ نہ سکا۔اس نے دروازے کے ہینڈل سے ہلکا سا دروازہ دھکیلا۔

اس نے ابھی اپنے کمرے میں قدم نہیں رکھا تھا۔اس نے دروازے کے اندر کمرے میں جھانکا تو پہلے اسے وہاں کوئی نظر نہ آیا اور پھر اسے اپنے کمرے کی الماری کے ساتھ کھڑی نازلی نظر آئی۔

اس نے الماری کا دروازہ کھولا ہوا تھا۔

یہ دیکھ کر براق کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔اس نے فوراً اپنے کمرے کا دروازہ پورا کھولا تو دروازہ کھلنے کی آواز پر نازلی گھبرا گئی۔اس نے الماری کا دروازہ بند کیا اور وہاں سے پیچھے ہٹی۔

کمرے کے دروازے کے ساتھ کھڑے براق کو دیکھ کر وہ ساکت سی رہ گئی۔اس کے چہرے کے تاثرات کافی عجیب تھے۔کچھ تھا جو براق یامان نہیں سمجھ پا رہا تھا۔

نازلی کے دل کی دھڑکنیں کافی تیز تھیں یوں جیسے کوئی چور چوری کرتا ہوا پکڑا جائے۔یا پھر کوئی شکاری جال بچھاتے ہوئے اپنے ہی جال میں پھنس جائے۔

www.novelsclubb.com

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

براق نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"میں۔۔وہ۔۔"

وہ ہچکچائی۔اس کے لہجے میں حد درجہ کا خوف تھا۔گھبراہٹ تھی۔کشمکش تھی۔

"نازلی!۔"

وہ چلایا تو نازلی نے اسے اپنے ہاتھوں سے آہستہ بولنے کا اشارہ کیا کہ کہیں نیچے کوئی سن نہ لے۔

"میں نے تمہیں کہا تھا نا کہ میری زندگی میں مداخلت مت کرنا۔اور تم! تم یہاں کر کیا رہی تھی؟"

www.novelsclubb.com

وہ طیش کے عالم میں بولتا ہوا الماری کی جانب بڑھا۔اس نے الماری کا دروازہ کھول دیکھا۔وہاں موجود چیزوں کی ترتیب وہ نہیں تھی جو پہلے تھی۔جیسے کہ الماری میں کوئی اس میں کچھ ڈھونڈ رہا ہو۔

"نازلی! مجھے سچ سچ بتاؤ تم یہاں کیا کر رہی تھی؟'

اب کی بار اس نے کہا تو اس کا لہجہ کافی سرد تھا۔ نازلی جواباً خاموش رہی۔ آج براق کو ایسا لگ رہا تھا کہ یہ وہ نازلی نہیں ہے جسے وہ جانتا تھا۔ یہ تو کوئی اور ہی تھی۔ اس قدر گھبرائی ہوئی، کش مکش کا شکار اور خوفزدہ۔ وہ ایسا کیا کر رہی تھی جس وجہ سے وہ اس قدر گھبرا گئی تھی۔

"نازلی! نازلی!۔"

یوسف بے اور گوکچے کی آواز پر نازلی اور براق چوکنا ہوئے۔

"جاؤ یہاں سے۔ اور آئندہ کے بعد مجھے تم اپنے سامنے نظر نہ آنا۔"

براق نے کہا تو نازلی فوراً وہاں سے باہر نکلی۔ وہ جب سیڑھیوں سے نیچے آرہی تھی تو اسے کسی نے نہیں دیکھا۔ وہ سیدھی لونگ روم میں گئی۔

"نازلی بیٹا! کہاں رہ گئی تھی تم؟"

گوکچے نے اس سے ہلکے پھلکے سے انداز میں پوچھا۔

"وہ۔۔میں واش روم میں فریش ہونے گئی تھی ذرا۔کافی تھکن محسوس ہو رہی تھی تو میں نے کہا منہ ہاتھ دھولوں۔"

اس نے اصل بات چھپاتے ہوئے کہا۔اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھی تک واضح تھے لیکن وہاں موجود کسی بھی شخص نے اس کے ان تاثرات کی وجہ جاننے کی کوشش نہیں کی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جب یوسف بے اور گوکچے نازلی کے ساتھ براق کے گھر سے جارہے تھے تو براق انہیں خدا حافظ کرنے کے لیے آیا تھا لیکن اس نے نازلی سے کوئی بات نہ کی۔اس کا لہجہ ابھی بھی کافی سرد تھا۔

www.novelsclubb.com

کوئی اس کے اس سرد لہجے کی وجہ نہ جان سکا۔

جب وہ چلے گئے تو جیمرے خاتون کچھ دیر آرام کرنے کے لیے اپنے کمرے میں چلی گئیں۔

میر آئے نے ایک زوم میٹنگ اٹینڈ کرنی تھی جس میں اس نے مختلف سوشل ورکرز سے ترکیے میں موجود غریب اور ضرورت مند لوگوں کی فلاح کے لیے ایک پلان بنانے پر گفتگو کرنے تھی۔ تو وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

لیپ ٹاپ آن کر کے اس نے زوم کھولا اور اس پر وہ میٹنگ اٹیند کرنا شروع کی۔

براق نینا کے ساتھ اپنے کمرے میں آیا۔ نینا نے سوچا کہ وہ اس کے سرد لہجے کی وجہ دریافت کرے لیکن پھر اس نے سوچا کہ ابھی اسے کچھ نہیں کہنا چاہیئے۔ اسے تھوڑا وقت دینا چاہیئے۔ وہ کوئی کتاب ہاتھ میں پکڑ کر صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔

براق الماری کے پاس کھڑا الماری کو کھول کر دیکھ رہا تھا جیسے وہ اس میں کچھ ڈھونڈ رہا ہو۔ کافی دیر تک وہ الماری میں چیزیں ادھر ادھر کرتا رہا لیکن اسے کچھ نہ مل سکا۔

اس نے تنگ آکر الماری کا دروازہ بند کر دیا اور خاموشی سے بیڈ پر آکر بیٹھ گیا۔

نینا سے اب کی بار رہا نہ گیا۔ وہ اس کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھی۔ اس نے اپنی کتاب بند کر کے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھ دی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے براق؟ سب ٹھیک ہے نا؟"

اس نے فکرمندی سے پوچھا تو اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ نینا نے اپنا سوال دہرایا۔

"کچھ نہیں ہوا مجھے۔ میں بس سمجھ نہیں پا رہا کہ۔۔"

وہ کہتا ہوا رک گیا۔

"کہ؟"

اس نے فوراً پوچھا۔

"نینا! تم نے نازلی کی باتوں کا برا تو نہیں مانا؟"

براق کی جانب سے جو سوال آیا تھا وہ کافی غیر متوقع تھا۔

"نہیں۔ آپ فکر مت کریں۔ مجھے اس کی کوئی بھی بات بری نہیں لگی۔ میں ایسی باتوں کو زیادہ سیریس نہیں لیتی۔"

اس نے شانے اچکا کر مسکرا کر کہا تو براق بھی مسکرانے لگا۔

"تم جانتی ہو مجھے تمہاری یہ بات بہت پسند ہے۔"

اس نے مسکرا کر کہا۔اس کی آنکھوں میں نینا کے لیے ہمیشہ کی طرح محبت صاف واضح تھی۔

"اچھاتواب مجھے بتائیں کہ آپ کو کیاہوا ہے؟"

اس نے اب کی بار اپنا سوال تیسری مرتبہ دہرایا۔

"نینا اگر میں نے تمہیں بتاناہوتاتو میں بتادیتا۔لیکن اگر میں ابھی نہیں بتاناچاہ رہاتو اس کی ضرور کوئی وجہ ہو گی۔"

"Please understand this."

اس نے اپنی بات مکمل کی تونینا چند لمحے کے لیے خاموش ہوگئی۔

"ہوں۔ٹھیک ہے کوئی بات نہیں۔مجھے آپ سے یوں بار بار نہیں پوچھنا چاہیئے تھا۔"

اس نے مسکرا کر کہا۔وہ ان بیویوں میں سے نہیں تھی جو شوہر کے کچھ نہ بتانے پر ان سے روٹھ کر بیٹھ جاتی۔وہ اپنی غلطی کو تسلیم کرنے والی تھی۔

کچھ دیر وہاں خاموشی چھائی رہی۔براق نے اپنا موبائل پکڑا اور وہ اس پر اپنے میسجز دیکھنے لگا۔اس کا موبائل دیکھ کر نینا کی آنکھیں ایک دم چمک اٹھیں جیسے اسے یک دم کچھ یاد آیا ہو۔

"براق !ایک بات پوچھوں ؟"

اس نے پوچھا تو اس کے انداز میں کچھ خاص تھا۔

"ہوں۔"

اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھے جو روزانہ گڈ مارننگ کے میسجز بھیجتے ہیں وہ آپ کے خود کے لکھے گئے ہوتے ہیں یا پھر۔۔"

وہ سوچ سوچ کر کہہ رہی تھی تو براق موبائل کی جانب ہی متوجہ تھا جس وجہ سے نینا خاموش ہو گئی۔اسے تھوڑا سا غصہ آیا۔

براق نے موبائل پر میسجز بند کیے اور پھر اپنے موبائل پر تصویروں کا ایک فولڈر کھولا۔اس فولڈر کو چند لمحے دیکھنے کے بعد اس نے اپنا موبائل نینا کی جانب بڑھایا۔

نینا کچھ سمجھ نہ سکی۔

"یہ کیا ہے؟"

اس نے موبائل کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"موبائل ہے۔"

اس نے صاف گوئی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تو مجھے بھی معلوم ہے مگر میں اس کا کیا کروں؟"

اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"یہ جو فولڈر کھولا ہے میں نے اسے دیکھو۔"

اس نے فوراً جواب دیا تو نینا نے نا سمجھی سے اس کے ہاتھ سے موبائل لیا اور پھر اس تصویروں والے فولڈر کو دیکھا۔

اس فولڈر میں تصویریں "سو" نہیں "ہزار" نہیں بلکہ ایک لاکھ سے زائد تھیں۔

پہلے تو وہ حیران ہوئی کہ اتنی ساری تصویریں اس ایک فولڈر میں ہونے کا مقصد کیا تھا؟

اور اس کے ساتھ ساتھ کیا موبائل کی میمری فل نہیں ہوئی؟

لیکن بعد میں اسے یاد آیا کہ براق نے اپنے موبائل میں میمری کارڈ ہی اتنی اسپیس والا ڈالا ہوا تھا جس وجہ سے اس میں لاکھ تو کیا تین چار لاکھ سے زائد تصویریں بھی سما سکتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

لیکن اب اس نے ان تصویروں میں سے ایک تصویر کو کھولا اور پھر اسے سمجھ آئی کہ اس فولڈر میں موجود تمام تصاویر ایک ہی بارے میں تھیں۔

"All pics are about Good Morning Messages".

(ساری تصاویر گڈ مارننگ میسیجز کے بارے میں ہی ہیں۔)

نینا نے چونک کر کہا تو براق مسکرایا۔

ان تصویروں میں گڈ مارننگ میسیجز کے ساتھ ساتھ مختلف شاعروں اور لکھاریوں کی شاعری اور قول وغیرہ بھی تھے جس سے نینا کو سمجھ آیا کہ براق اسے گڈ مارننگ میسیجز میں جو شاعری اور قول وغیرہ بھیجتا تھا وہ یہیں سے بھیجتا تھا۔

مگر کیا اس نے اس کے لیے اتنی محنت کی تھی! وہ کافی حیران تھی بلکہ آج تو وہ کچھ زیادہ ہی حیران تھی۔

www.novelsclubb.com

"اب بس یہ دے دو مجھے۔ سب میسیجز پڑھ لو گی تو میں تمہیں بھیجوں گا کیا؟"

اس نے یہ کہتے ہوئے اس سے موبائل لے لیا۔ نینا اسے حیرانی سے دیکھتی رہی۔

آج اسے وہ واقعی کوئی "دیوانہ" لگ رہا تھا۔

"یہ ایک لاکھ سے زائد میسجز کیا صرف مجھے بھیجنے کے لیے آپ نے رکھے ہوئے ہیں؟"

وہ جواب جانتی تھی لیکن پھر بھی وہ سلطان کے منہ سے سننا چاہتی تھی۔

"ایوت! تمہارے لیے نہیں رکھے ہوں گے تو اور کسی کے لیے رکھوں گا؟"

اس نے شانے اچکا کر کہا تو نینا مسکرائی۔

وہ اپنے آپ کو جتنا خوش نصیب سمجھتی تھی وہ اس سے کئی زیادہ خوش نصیب نکلی، اسے آج ایسا محسوس نہیں بلکہ یقین ہو رہا تھا۔

"اتنے زیادہ میسجز ڈھونڈنے اور سیو کرنے میں آپ کو وقت کتنا لگا؟"

اس نے ابھی تک اپنے چہرے پر موجود حیرانی کے تاثرات کے ساتھ پوچھا۔

"یہ ایک راز ہے۔"

سلطان نے جب کہا تواس کی نیلی آنکھیں میں کچھ خاص تھا۔آج اس کی نیلی آنکھیں اسے کافی گہری لگ رہی تھیں جیسے ان میں کئی راز چھپے ہوں !

جن میں کئی داستانیں موجود ہوں جو سنائی جانے کا انتظار کر رہی ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

براق فوجی بیس میں موجود تھا۔

اسے کمانڈران چیف ہونے کی حیثیت سے جو کمرہ ملا تھا وہ کافی نفیس تھا۔وہاں ہر چیز نفاست اور ترتیب سے رکھی گئی تھی۔

اس کا کمرہ بالائی منزل پڑ تھا۔کمرے میں لگی کھڑکیوں میں سے سورج کی تیز کرنیں گزر کر سیدھا اس کے ڈیسک پر آکر گرتیں۔وہ اپنی کرسی پر بیٹھا کچھ فائلز دیکھ رہا تھا مگر اس کا دھیان ایک ہی طرف تھا۔اس بارے میں خیال وہ کبھی بھلا ہی نہیں پایا تھا۔یہ ایک ایسا مسئلہ تھا جسے اسے جلد ہی حل کرنا تھا۔

وہ فوجی وردی میں ملبوس تھا۔اس کو اس لباس میں دیکھ کر یہ بات صاف واضح ہوتی کہ یہ لباس اسی کے لیے بنا تھا۔

احمت نے اس کے کمرے میں داخل ہونے کی اجازت مانگی تو اس نے اسے اندر آنے دیا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے فوجی طرز کے مطابق اسے سیلوٹ کیا اور پھر براق نے اسے بیٹھنے کو کہا۔

وہ کرسی کھینچ کر اس کے اور ڈیسک کے مخالف سمت والی کرسی پر بڑے مہذب انداز میں بیٹھا۔

روایتی علیک سلیک کے بعد احمت نے وہ موضوع چھیڑا جو اب براق کو بہت تکلیف دے رہا تھا اور شاید یہ موضوع براق کے لیے ایک "سر کا درد" بن گیا تھا۔

اس کے لیے اس موضوع پر بات کرنا بہت مشکل تھا کیونکہ اس میں اس کی "غلطی" صاف واضح تھی لیکن وہ براق یامان تھا جو اپنی غلطی کبھی تسلیم نہیں کرتا تھا۔

"براق بے! مرات کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو پا رہا۔"

احمت نے فکرمندی سے کہا تو براق اسے سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے پاس ان الفاظ کا جواب دینے کے لیے کچھ نہیں بچا تھا۔

"ہم نے اس کے پیچھے اپنے جن بہترین اور قابل سپاہیوں کو بھیجا تھا، ان کے بارے میں بھی کچھ معلوم نہیں ہو پا رہا۔ انہیں زمین نگل گئی یا آسمان! کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔"

www.novelsclubb.com

وہ کہہ رہا تھا تو براق اسے خاموشی سے سن رہا تھا۔ یہ وہ باتیں تھیں جو وہ کئی بار سن چکا تھا۔

"اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے براق بے؟"

براق کی مستقل خاموشی سے تنگ آکر احمت نے پوچھا۔ یہ وہ سوال تھا جو براق کو مزید پریشان کر رہا تھا کہ وہ اسے کیسے ڈھونڈے؟ وہ اب کیا کرے؟

"احمت! مرات کوئی جن ہے کیا؟ یا ہوا ہے؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری ہی اجازت سے بھاگ گیا اور اب وہ ہمیں مل نہیں رہا!۔"

اس نے اپنی کرسی سے تھوڑا آگے کو ہوتے ہوئے اپنے ایک ہاتھ کی مٹھی بھینچ کر احمت کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

"میں بھی تو یہ ہی کہہ رہا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے بے چارگی سے کہا۔ براق کو اس کی حالت پر ترس آیا۔

"تم فکر مت کرو! ہم ڈھونڈ لیں گے اسے۔ مجھ پر بھروسہ رکھو۔"

اس نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا لیکن در حقیقت وہ خود کو ہی تسلی دے رہا تھا۔

احمت یہ سننے کے بعد چند لمحے خاموش رہا اور پھر کچھ دیر کی گفتگو کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا۔

براق کا ذہن اسی جانب اٹکا تھا۔

وہ چاہ کر بھی اس مسئلہ کا کوئی فوری حل نہیں نکال سکتا تھا۔ایسا لگتا تھا جیسے سارے دروازے بند ہو گئے ہوں۔ ہر طرف جیسے امید کی کوئی کرن ہی موجود نہ ہو۔

مرات کو وہاں سے بھاگ جانے دیا! یہ اسے اپنی ایک غلطی محسوس ہو رہی تھی جسے وہ قبول نہیں کر رہا تھا۔یہ خیال کئی بار اس کے ذہن میں آیا تھا جسے وہ کئی بار اور اب بھی جھٹلا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کے مخملی اندھیرے میں چاند کسی جگنو کی مانند چمک رہا تھا۔

براق جب گھر آیا تب تک سب کھانا کھا چکے تھے۔وہ کمرے میں آیا تو نینا اس وقت عشاء کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی۔

آج اس کے چہرے پر کافی تھکن ظاہر تھی۔نینا نے اس کو پانی لا کر دیا اور پھر وہ خاموشی سے بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی۔وہ پانی پینے کے بعد فریش ہو کر آیا۔

بظاہر تو نینا موبائل استعمال کر رہی تھی لیکن اس کی ساری توجہ براق کی جانب تھی۔

وہ اس وقت عشاء کی نماز پڑھنے لگا۔

نماز کے بعد جب اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائیں تو نینا کی توجہ اس کی جانب مزید گئی۔آج اسے براق میں کچھ تبدیلی سی لگ رہی تھی۔جیسے وہ بہت پریشان ہو۔

نماز پڑھنے کے بعد وہ خاموشی سے بیڈ پر آکر بیٹھا۔بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگانے کے بعد اس نے ایک گہری سانس لی۔

"اب میں اتنا بھی ہینڈسم نہیں ہوں کہ تم مجھے اتنی دیر تک ایسے دیکھی جاؤ۔"

اس نے ہلکے پھلکے سے انداز میں نینا کو دیکھ کر کہا تو وہ حیران رہ گئی۔ وہ ان الفاظ کی توقع نہیں کر رہی تھی۔ اسے تو لگا تھا کہ براق اسے اپنے پریشان ہونے کی وجہ بتائے گا لیکن وہ تو بات ہی بالکل مختلف کر رہا تھا۔

"اف براق! ایک تو آپ اور آپ کی خوش فہمیاں۔"

نینا نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تو براق بھی ہلکا سا مسکرایا۔

چند لمحے ان کے درمیان کوئی بات نہ ہوئی۔ وہ آنکھیں بند کر کے سکون سے لیٹ گیا۔ نینا اسے خاموشی سے دیکھتی رہی۔

"براق! کیا کوئی پریشانی ہے؟"

اس نے پوچھا تو اس کے انداز میں براق کے لیے فکر تھی۔ اس نے یہ سن کر اپنی آنکھیں کھولیں اور نینا کی جانب دیکھا۔ وہ نیلی آنکھیں جس کی دل کشی دوسروں کو خوابوں میں لے جاتی تھیں آج ان میں حد درجہ کی فکر اور پریشانی نظر آ رہی تھی۔

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے؟"

اس نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو اس نے خاموشی سے نظریں جھکا لیں۔ وہ واقعی کافی پریشان تھی۔

"بس ویسے ہی۔"

اس نے کہا تو براق نے نرمی سے اس کے سیاہ بالوں کو لہرایا۔

"اگر تمہیں میری اتنی ہی فکر ہے تو تم اس طرح سے پریشان نہ ہوا کرو۔ میرے لیے سب سے زیادہ تکلیف دہ تمہیں اس طرح دکھی اور پریشان دیکھنا ہے۔"

اس نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تو نینا نے اپنی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ اس کی سیاہ آنکھوں نے اس کے دل کو بے قرار کر دیا۔ یہ منظر سب سے خوبصورت تھا کیونکہ نیلی آنکھیں سیاہ آنکھوں سے ٹکرائیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"تم جانتی ہو نینا! تمہارا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔"

اس نے کہا تو نینا کچھ سمجھ نہ سکی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ براق نے ایسا کیوں کہا مگر اس نے جو کہا اس نے نینا کے دل میں وہ چمک ڈال دی جس نے پریشانی کی تمام لہروں کو فنا کر دیا۔

لیکن کس کو معلوم

کہ

یہ پریشانی کی لہریں صرف کچھ ہی دیر کے لیے فنا ہوئی تھیں۔ بلکہ یہ پریشانی اس پریشانی اور فکر کے سامنے کچھ نہیں تھی جو انہیں آگے ملنے والی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تاریخ تھی 10 جولائی، 2022۔

www.novelsclubb.com

صبح کی یہ روشنی اس کی زندگی میں بہت سا اجالا لانے والی تھی۔ آسمان پر چمکتا ہوا سورج آج کئی زیادہ روشن لگ رہا تھا۔

وہ شاندار سجاوٹ سے مزین عظیم الشان ہال تھا جس میں خوبصورتی اور ہوا کی سمفنی ہوا کی لپیٹ میں تھی۔ جہاں کامیابی کی روشنی جھلکنے والی تھی۔

شاندار فانوس عظمت کے نشانوں کو روشن کر رہے تھے۔ دیواریں مختلف تصویروں سے سجی ہوئی تھیں، ان تصویروں پر ہمت بندھانے اور حوصلہ افزائی کرنے والے قول واقوال لکھے تھے۔

ایک سرخ قالین نہایت احتیاط اور نفیس انداز میں اسٹیج پر جانے والی سیڑھیوں پر بچھایا ہوا تھا۔

وہ اسٹیج ایک "شاہکار" تھا جہاں خواب حقیقت میں بدلنے کے لیے تیار تھے۔

ہال میں لگی سیاہ کرسیاں سامعین سے بھری ہوئی تھیں۔ وہ بھی وہاں موجود تھی بلکہ وہ تو سب سے آگے والی سیٹ پر بیٹھی تھی۔ ان سب کی آنکھوں میں خوابوں کے حقیقت میں بدل جانے کی امید چمک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہر نشست پر بیٹھا شخص بصیرت اور اس جیسی کئی صلاحیتوں کا مالک تھا لیکن ہر کوئی ایک دوسرے سے مختلف تھا۔اور وہ بھی سب سے مختلف تھی۔بہت مختلف!۔

وہ دل ہی دل میں کئی بار اللہ سے دعائیں کر چکی تھی۔

کچھ ہی دیر کے انتظار کے بعد وہ موقع آگیا جس کا سب کو انتظار تھا۔

اسٹیج پر موجود شخص سب سامعین کی اجتماعی نگاہوں کا مرکز بنا ہوا تھا۔

اس تقریب کا آغاز ہو چکا تھا۔

وہ ایک ادھیڑ عمر شخص تھا جو سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا۔اس نے چند الفاظ کہنے کے بعد ایک شخص کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی۔

ایک بہت ہی باوقار اور معزز خاتون اپنے ہاتھ میں ایک ایوارڈ تھامے اسٹیج پر آئیں۔

www.novelsclubb.com

وہ سامعین سے مخاطب ہوئیں۔وہ ایوارڈ چمکتا ہوا سنہرے رنگ کا تھا۔

(اس کی کامیابی کی داستان لکھی جانے والی تھی یا یوں کہو کہ لکھی جا چکی تھی۔

اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔بہت تیز! وہ گھبرا سی گئی تھی۔

(اسے کامیابی ملنے والی تھی کیونکہ اس نے "اللہ پر توکل "اور "محنت "کی جو کہ کامیابی کا معمار ہیں۔)

"سال کی بہترین سوشل ورکر کا ایوارڈ دیا جاتا ہے۔۔"

وہ معزز خاتون یہ الفاظ روسٹرم کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہنے کے بعد رک گئیں۔ان کے رک جانے سے جیسے وہاں موجود تمام افراد کے دل کی دھڑکنیں بھی رک گئیں۔

(اس کا سفر محنت اور جذبے کی سمفنی کے ساتھ گونج رہا تھا۔اس کی فتح جلد ہی گونجنے والی تھی۔)

www.novelsclubb.com

"میر آئے یامان !۔"

اس معزز خاتون نے سال کی بہترین سوشل ورکر کا اعلان کر دیا تھا۔

(کامیابی صرف منزل تک پہنچنے کا نام نہیں ہے!

یہ تو آپ کی خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کی صلاحیت اور مشکلات کا قدم قدم پر سامنا کرنے کا ثبوت ہے۔)

تمام اسپاٹ لائیٹس کی روشنیوں نے اس کے چہرے کو گھیر لیا۔

(اس کی کامیابی کی چمک دوسروں کے لیے عظمت کی راہیں روشن کر رہی تھی، وہ لوگ جو اس کے نقش قدم پر چلتے۔)

وہ اپنا نام سن کر بالکل ساکت سی رہ گئی۔

(یہ کامیابی اسے غیر معمولی محسوس ہو رہی تھی۔ یہ اس کے لیے شک و شبہات اور ناامیدی کے خیالات اور احساسات کے جواب میں فتح کا ایک پورٹریٹ تھا جس نے اس کے ناامیدی کے خیالات اور احساسات کے ساتھ ساتھ اس کے تمام شک و شبہات کو بھی فنا کر ڈالا تھا۔)

آسمان میں گم ہونے والے تارون کی طرح اس کی آنکھوں میں بھی بے یقینی کی لہریں آشکار تھیں۔

(اس کی یہ "غیر معمولی کامیابی" خواب دیکھنے والوں کے لیے رہنمائی کا ستارہ ثابت ہوئی۔)

تالیوں کی گونج اس کی حیرانی میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اسے یہ کامیابی ملی ہے۔وہ اس وقت اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کرے وہ کم تھا!

اللہ نے اس جیسے گناہ گار شخص کو اتنی بڑی کامیابی دی، یہ اس کے لیے کافی حیران کن تھا۔

وہ جس نے اللہ کے حکم کی پیروی ایک عرصے سے نہیں کی آج اسے یہ تحفہ کیسے مل گیا؟

یقیناً اللہ اپنے بندے کی ہر خطا معاف کر دیتا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنی نشست سے اٹھی اور اسٹیج کی جانب بڑھی۔

اس کا دل اور دماغ شاکڈ تھا۔آنکھوں میں بھی بے یقینی کے تاثرات خوب واضح تھے۔

اسے اس بات کا پختہ یقین نہ تھا کہ اللہ اسے یہ کامیابی دے گا لیکن اب اسے اس بات کا پختہ یقین ہو گیا تھا کہ اگر انسان اللہ پر توکل کرے اور خوب محنت کرے تو اسے کامیابی ضرور ملتی ہے۔

وہ اسٹیج پر پہنچی تو اس معزز خاتون نے اسے احسن انداز میں وہ ایوارڈ ہاتھ میں تھمایا۔

تالیوں کی گونج مزید بڑھی۔

ایوارڈ کو ہاتھ میں پکڑتے ہوئے اس کے ہاتھ ہلکے سے کپکپا رہے تھے، اس کا جسم بھی ایسے ہی کپکپا رہا تھا۔ دل بھی تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

وہاں موجود تمام افراد کو اپنے لیے تالیاں بجاتا ہوا دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس مسکراہٹ کی ایک اور وجہ ان لوگوں کی آنکھوں میں خود کے لیے دیکھی جانے والی عزت اور ستائش تھی۔

اس کی آنکھوں میں ایک نمی کی لہر ابھر آئی۔ وہ حیران تھی۔ کیسے اللہ دنیا کے سامنے لوگوں کے عیبوں کے اوپر پردہ ڈال دیتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایک گہری سانس لی۔

وہ روسٹرم کے سامنے کھڑی تھی جس میں اب اس نے کہنا شروع کیا۔

"مرحبا!۔"

اس نے بھاری دل کے ساتھ کہا۔

"میں "میر آئے یامان "آج اگر یہاں ہوں تو اس کی وجہ صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے "اللہ "۔"

یہ ایک سطر تھی جس کو کہتے ہوئے اس کی آنکھیں مزید بھر آئیں اور اب ان آنکھوں میں موجود آنسوؤں کو روکنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔

"میں اللہ کا جتنا شکر ادا کروں وہ کم ہے۔میں۔۔"

اور پھر اس کی آنکھیں برسنے لگیں۔خوب برسنے!

www.novelsclubb.com

اس کے برابر میں کھڑیں معزز خاتون اس کی جانب بڑھیں اور اسے پیار سے گلے لگا لیا اور اسے حوصلہ دیا۔اس نے اپنے آنسوؤں کو مزید برسنے سے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن سب بے سود رہا۔ان آنسوؤں میں بہت کچھ تھا

احساس تشکر!

احسان مندی کا احساس!

اور

ندامت!۔

اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی۔

اور پھر اس نے مائیک میں دوبارہ کہنا شروع کیا۔

"سوری!۔میں بس۔۔(وہ ہلکا سا مسکرائی اور پھر ایک گہری سانس لی)اللہ کے بعد میں شکر ادا کرنا چاہوں گی اپنے آبے(بھائی)کا جنھوں نے کبھی مجھے تنہا نہیں

www.novelsclubb.com

چھوڑا۔ میری آنے نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی کی۔ اگر۔۔ میرے بابا زندہ ہوتے تو وہ آج مجھ پر بہت فخر کرتے۔"

اس نے یہ کہنے کے بعد چند لمحے کا وقفہ لیا۔

"اس کے ساتھ ساتھ میرے اس سفر میں جس نے میرا بہت ساتھ دیا، جس نے مجھے یہ سکھایا کہ انسان کو اللہ سے امید کبھی نہیں چھوڑنی چاہیئے۔" نینا حسن" بہت شکریہ تمہارا۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جتنا اس ایوارڈ پر حق میرا ہے اتنا ہی اس پر تمہارا ابھی حق ہے۔"

میر آئے نے اپنی بات کا اختتام کیا۔

اس کے چہرے پر ایک خاص چمک اور مسکراہٹ تھی۔ یہ ہی چمک اور مسکراہٹ اس وقت نینا اور جیمرے خاتون کے چہرے پر بھی تھی جو گھر میں بیٹھی ٹی وی پر یہ سب دیکھ رہی تھیں۔ نینا اس کے ساتھ جانا چاہتی تھی لیکن میر آئے نے اسے روک دیا۔

www.novelsclubb.com

میر آئے نے اسے ساتھ لے جانے کی وجہ نہیں بتائی لیکن نینا جانتی تھی کہ وہ اسے اس لیے ساتھ نہیں لے جانا چاہتی کہ اگر اسے یہ ایوارڈ نہ مل سکا تو وہ ضرور مایوس ہو جائے گی اور وہ مایوسی اس کے چہرے پر آشکار بھی ہو گی۔اس وقت وہ اس مایوسی کے تاثرات کو چھپا بھی نہیں پاتی،اس لیے وہ نینا کا سامنا بھی نہ کر پاتی۔

نینا آج اس کے لیے خوش تھی! بہت خوش۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ کار ڈرائیو کر رہی تھی۔اس نے ایوارڈ اپنی کار کی ساتھ والی سیٹ پر رکھا ہوا تھا۔وہ ایوارڈ سنہرے رنگ کا تھا جس پر سورج کی کرنیں جب گرتیں تو وہ مزید چمکنے لگتا۔

سڑک بالکل خالی تھی۔یہ سڑک زیادہ تر خالی ہی رہتی تھی۔

اسفالٹ ایک ربن کی طرح پھیلا ہوا تھا جس پر گھنے درختوں کے ساتھ ساتھ ان کے سائے نے گھر کیا ہوا تھا۔ان گھنے درختوں کی شاخیں آسمان پر پردہ ڈالنے والی ٹیپسٹری بنا رہی تھیں۔

(اس خوبصورت زندگی کی دھند میں، غم کے اندھیرے اس سے چمٹ جانے والے تھے۔)

کار کی کھڑکی سے سورج کی کرنیں گزر رہی تھیں۔اس کی انکھوں میں چمک ابھی تک موجود تھی۔

(اس روح کی رخصتی،اس دنیاپر ایک گہرااثر ڈالنے والی تھی۔)

اس کادل بھی بالکل ویسے ہی روشن تھا جیسے یہ سورج کی کرنیں۔

(وہ چمک جس نے اس کے دل کو روشن کیا ہوا تھا وہ جلد ہی مدہم ہونے والی تھی۔)

وہ بس جلدی سے گھر پہنچنا چاہتی تھی۔

(ایک ایسا زخم اسے ملنے والا تھا جسے کوئی الفاظ بھر نہیں سکتے تھے۔)

وہ کار بالکل سکون سے ڈرائیو کر رہی تھی۔ لیکن یہ آرام اور سکون اس وقت بے آرامی میں تبدیلی ہو گیا جب سامنے سے آتی ایک کار نے اس کا راستہ روکا۔

(ایک خوبصورت اور حسین زندگی کا سورج غروب ہونے والا تھا۔)

وہ ایک سفید رنگ کی کار تھی جو بالکل اس کی کار کے سامنے رکی تھی۔

(ابھی ملنے والی خوشیاں بس کچھ ہی دیر میں فنا ہونے والی تھیں کیونکہ اب خاموشی! تکلیف کی وجہ سے ملنے والی خاموشی سب کا انتظار کر رہی تھی۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باورچی خانہ میں ہر طرف لذید کھانے کی خوشبو پھیلی تھی۔ وہ آج بہت سی ڈشز بنا رہی تھی۔ جیمرے خاتون باورچی خانہ میں داخل ہوئیں۔

"یہ تم کیا کر رہی ہو نینا؟"

انہوں نے نینا سے پوچھا جو اس وقت چولہے کے پاس کھڑی کچھ پکانے میں مصروف تھی۔

"میں آج میر آئے کی ہر پسندیدہ کھانے کی چیز بنا رہی ہوں۔ اسے یہ سب بہت پسند ہے نا۔ وہ یہ سب دیکھ کر کتنا خوش ہو گی۔"

وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی تو جیمرے خاتون بھی مسکرانے لگیں۔

(ویسے تو نینا بہت سی ڈشز بنا رہی تھی جن میں "بریانی" بھی شامل تھی۔

میر آئے کو پاکستانی کھانوں میں سے سب سے زیادہ بریانی ہی پسند آئی تھی۔اس کے علاوہ نینا نے جتنے ترک کھانے جو ترک کھانے پکانا" سیکھے تھے ان کی تعداد تین چار سے زیادہ نہیں تھی۔

وہzeytinyagli yemegiبنا رہی تھی۔

اس کو بیل کے پتوں سے چاول کے مصالحے کے آمیزے سے بھر کر زیتون کے تیل سے تیار کیا جاتا ہے۔)

"ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔بس وہ جلدی سے گھر آ جائے۔تمہاری اس سے بات ہوئی؟"

انہوں نے سوال کیا۔

"نہیں! میں اسے بس دو منٹ میں کال کرتی ہوں۔یہ بس بن ہی گیا ہے۔"

اس نے کھانا پکاتے ہوئے کہا تو جیمرے خاتون یہ سن کر مسکراتی ہوئیں وہاں سے

"بنا رہی تھی۔اس کو چاول کی کھیر بھی کہا جاسکتا جانے لگیں۔

(نینا میر آئے کے لیے میٹھے میں sutlac ہے۔

یہ چاول کے ساتھ پانی یا دودھ اور اس کے ساتھ ساتھ دیگر اشیاء جیسے دار چینی، ونیلا اور کشمش کے ساتھ بنی ایک ڈش ہے۔)

(میر آئے کو sutlac بہت پسند تھا۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وقت ایک دم تھمنے لگا۔

اپنے سامنے رکی کار کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔

اس سے بھی کئی زیادہ حیران اس کو اس شخص نے کیا جو اس کار کو ڈرائیو کر رہا تھا۔

اس شخص کو دیکھ کر میر آئے کے دل کے زخم پھر سے تازہ ہو گئے۔وہ اس شخص کو یہاں دیکھنے کی توقع نہیں کر رہی تھی۔

اس شخص نے اپنی سفید کار کا دروازہ کھولا اور اس میں سے باہر قدم نکالا۔

(براق خفیہ فوجی بیس کی بالائی منزل پر تھا۔اس کے ساتھ ایرن اور احمت بھی تھے۔وہ تینوں فوجی لباس میں ملبوس تھے۔لفٹ میں داخل ہونے کے بعد ایرن کہنے لگا

"براق بے! آپ کو بہت مبارک ہو۔"

براق نے اس کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"کس بات کی مبارکباد؟"

اس نے پوچھا۔)

اسے دیکھ کر میر آئے کا دل یک دم بہت سی گھبراہٹ کی لہروں کا شکار ہو گیا۔اس کے اعصاب تنے۔دل اور دماغ پر ایک بوجھ سا پڑ گیا۔چہرے پر موجود خوشی اور مسکراہٹ جو کچھ دیر پہلے تھی وہ یک دم غائب ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ شخص اس کی کار کی جانب بڑھا اور اس کی کار کے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

وہ کچھ دیر کے لیے اسے ساکت سی رہ کر دیکھنے لگی۔اور پھر اس نے ایک گہری سانس لے کر اپنی کار کا دروازہ کھولا۔

("ماشاءاللہ سے آپ کی بہن "میر آئے یامان" کو آج اتنی بڑی کامیابی ملی ہے۔ آپ نے شاید سوشل میڈیا پر دیکھا نہیں، یہ خبر ترکیے کے ہر نیوز ایکٹیوسٹ اور فلاحی اداروں نے شیئر کی ہوئی ہے۔"

اس نے اپنی بات کا اختتام کیا تو براق مسکرایا۔

"تشکر (شکریہ)!۔ویسے تم جانتے ہو مجھے پورا یقین تھا اللہ پر کہ وہ اسے یہ کامیابی دے گا۔"

وہ کہہ رہا تھا تو اس کی نیلی آنکھوں میں بہت چمک تھی۔اس کی خوشی آج اس کے چہرے پر صاف واضح تھی۔)

"تم۔"

دروازہ کھولتے ہی وہ غرائی۔

"سرپرائز!۔"

مرات نے اپنے سیاہ بالوں کو ماتھے سے ہلکا سا پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے مسکرا کر کہا۔وہ آج بھی بالکل ویسا ہی تھا بے حد خوبصورت لیکن یہ خوبصورتی کتنی خطرناک تھی اس کا اندازہ میر آئے کو بس کچھ ہی دیر بعد ہونے والا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

میر آئے نے اس کے چہرے کی جانب طیش کے عالم میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔اس کے دل و دماغ میں یک دم کئی یادیں تازہ ہو گئی تھیں۔اور اس کی آواز نے تو اس کے دل پر بوجھ کو مزید بڑھا دیا تھا۔

وہ اس آواز کو کبھی بھول نہیں سکتی تھی کیونکہ ایک وقت تھا جب وہ یہ آواز سننے کے لیے ہر وقت بے چین رہتی تھی۔اس کی آواز سے اس کا دن اچھا گزرتا تھا۔اور کیسے وہ وقت بھی آیا جب اسی شخص نے اس کی زندگی میں سے روشنی کو ختم کر دیا۔

"تو اب تم مجھ سے سوال کرو گی؟"

اس نے شانے اچکا کر پوچھا۔وہ اس کے بالکل سامنے کھڑا تھا۔

"اپنا منہ بند کرو گھٹیا انسان۔"

اس نے طیش کے عالم میں کہا۔

"اوہ! اتنا غصہ۔کیا ہو گیا ہے میری جان اتنا غصہ نہیں کرتے۔"

اس نے فوراً کہا تو میر آئے کے اعصاب مزید تنے۔اس کی آنکھیں بھی سرخ ہونے لگیں۔

("میری بہن بہت معصوم ہے!۔وہ دنیا کو نہیں سمجھتی۔لیکن اب وہ ایسی نہیں رہی۔اب اس نے دنیا کو سمجھنا شروع کر دیا ہے۔"

وہ کچھ سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا تو ایرن اور احمت اثبات میں سر ہلا رہے تھے یوں کہ وہ اس کی ہر بات سے اتفاق کر رہے ہوں۔

"تم دیکھنا! ابھی تو یہ صرف نیشنل لیول پر ایوارڈ ہے نا، اسے انٹر نیشنل لیول پر بھی بیسٹ سوشل ورکر کا ایوارڈ ملے گا۔ انشاءاللہ!۔"

براق نے کہا تو اس کے انداز میں بہت امید اور یقین تھا۔)

"تم تو ابھی بھی ویسی ہی ہو۔۔بے حد خوبصورت۔"

اس نے مسکرا کر کہا تو میر آئے نے اس کی آنکھوں میں مزید غصے سے جھانکا۔ اس کی نظروں میں بہت کچھ تھا۔

"ان ہی باتوں پر تم فدا ہوئی تھی۔ہے نا؟"

www.novelsclubb.com

مرات نے ابرو اچکاتے ہوئے اس کا تمسخر اڑانے والے انداز میں کہا۔

("تم دونوں کو معلوم ہے! میں نے تو اس کے لیے تحفہ بھی خرید رکھا تھا اور آج میں اسے وہ تحفہ گھر جا کر دوں گا۔مجھے اس دن کا بہت انتظار تھا۔"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔وہ تینوں اب لفٹ سے باہر نکلیں۔سامنے کئی فوجی ان تینوں کو دیکھ کر دونوں اطرف میں salute کھڑے تھے جو کرتے ہوئے قطار میں کھڑے ہو گئے اور انہیں

سلام کیا۔وہ تینوں وہاں سے آگے بڑھ رہے تھے۔براق سب سے آگے چل رہا تھا اور ایرن اور احمت اس کے پیچھے قدم ملاتے ہوئے چل رہے تھے۔)

"میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں مرات!۔"

میر آئے نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"واہ!تو تمہیں میرا اصل نام بھی پتہ چل گیا۔"

اس نے حیرانی سے کہا۔

"سچ ہمیشہ سامنے آجاتا ہے۔"

اس نے اسے چبھتی ہوئی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہوں۔ صحیح کہا۔"

اس نے اثبات میں سر ہلا کر کہنے کے بعد اپنا ہاتھ اس کے چہرے کی جانب بڑھایا تو میر آئے نے اس کا ہاتھ اپنی پوری قوت سے پیچھے کیا۔

"مجھے ہاتھ مت لگانا۔"

وہ چلائی۔

(وہ تینوں اب فوجی بیس سے باہر نکل رہے تھے۔

"ویسے براق بے! آپ سے ایک بات پوچھوں؟"

احمت نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ایوت!۔"

براق نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اسے کہا۔ وہ تینوں اب چلتے ہوئے براق کی سیاہ چمکتی ہوئی کار تک آ پہنچے تھے۔ سورج کی تیز کرنیں ہر سو پھیلی تھیں۔)

"کیوں؟ ورنہ کیا کرو گی؟"

اس نے اس کے قریب ہوتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا تو میر آئے چند لمحے کے لیے گھبرا گئی۔

"میں۔۔"

اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہنا چاہا لیکن مرات نے اس کی بات مکمل نہ ہونے دی۔

"تم کچھ نہیں کر سکتی۔"

اس نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے مسکرا کر کہا تو اب کی بار میر آئے اپنے غصے پر قابو نہ رکھ سکی۔

اس نے کھینچ کر ایک تھپڑ مرات کے چہرے پر مار دیا جس وجہ سے وہ اس سے پیچھے ہٹا۔ چند لمحے کے لیے وہ سمجھ ہی نہیں پایا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔

میر آئے بھی یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ اس نے واقعی مرات یعنی "ایلدار ارازجان" کو تھپڑ مارا ہے۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری اتنی ہمت۔"

وہ یہ کہتا ہوا تیزی سے طیش کے عالم میں اس کی جانب بڑھا تو میر آئے چھوٹے چھوٹے قدم لیتی گھبرا کر پیچھے ہٹنے لگی۔

("میں یہ سوچ رہا تھا کہ اگر ہمیں مرات نہ مل سکا تو؟"

احمت نے کہا تو براق کے چہرے پر ناگواری کی ایک لہر ابھر آئی۔

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے؟ ہم اسے ڈھونڈ لیں گے۔وہ ہم سے زیادہ دیر چھپ نہیں سکتا۔"

براق نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔)

"نہیں! نہیں! یہ ٹھیک نہیں۔ویسے بھی تم تو کچھ ہی دیر کی مہمان ہو۔تو تمہیں ذرا اچھے سے رخصت کرتے ہیں۔ہے نا؟"

اس نے سرد مہری سے کہتے ہوئے اپنی جیب میں سے ایک پستول نکال لی جسے دیکھ کر میر آئے کے قدم زنجیر ہوئے۔

"تم ایسا کچھ نہیں کروگے۔"

اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔اس کا دل مزید تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔

"میں ایسا ہی کروں گا۔"

اس نے اپنی بات پر قائم رہتے ہوئے کہا۔میر آئے کی آنکھوں میں خوف کی ایک لہر اتر آئی۔اس کا دل ڈوبنے لگا۔

مرات نے پستول کو لوڈ کرنا شروع کیا۔

"تم جانتی ہو تمہارے آبے نے کیا غلطی کی؟"

"اس نے مجھے وہاں سے زندہ جانے دیا۔اسے لگا کہ وہ مجھے اگر وہاں سے جانے دے گا تو وہ اونور کو ڈھونڈ لے گا۔لیکن دیکھو وہ ہار گیا۔"

اس نے مسکراتے ہوئے میر آئے سے کہا۔

("براق بے! میں جانتا ہوں کہ آپ کبھی غلط نہیں ہوئے لیکن آپ کو ایسا نہیں لگتا کہ۔۔"

احمت اپنی بات مکمل نہ کر پایا۔

"کہ؟"

براق نے فوراً سنجیدگی سے پوچھا۔ایرن ان کی گفتگو خاموشی سے سن رہا تھا۔

"کہ ہم نے مرات کو وہاں سے جانے دے کر کوئی غلطی تو نہیں کر دی؟"

وہ "ہم" کہہ رہا تھا لیکن اصل میں یہ فیصلہ صرف "براق" کا تھا۔)

"اوہ! تمہیں ایک اور سرپرائز تو دیا ہی نہیں۔"

اس نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔ آج اسے اس کا چہرہ دیکھ کر بے حد خوف آ رہا تھا کیونکہ وہ کوئی خوبصورت چہرہ نہیں تھا، وہ ایک خوفناک چہرہ تھا !

کسی درندے کا چہرہ!

مرات نے اپنی کار کی بیک سیٹ پر بیٹھے دو افرا کو اشارہ کیا کہ وہ کار سے باہر نکلیں۔ میر آئے اس کار میں ان دو افراد کے علاوہ بھی چند افراد نظر آئے۔

جب وہ کار سے باہر نکلیں تو ان کے ساتھ دو اور افراد بھی تھے جن کو انہوں نے رسیوں سے باندھا ہوا تھا اور ان کے چہروں کو سیاہ کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔

"جانتی ہو یہ دونوں کون ہیں؟"

اس نے ان کی جانب دیکھتے ہوئے میر آئے سے پوچھا جو ان دو افراد کو حیرت اور ناسمجھی سے دیکھ رہی تھی۔

"یہ وہ ہیں جنہیں تمہارے بھائی نے تمہاری حفاظت کرنے کے لیے رکھا تھا۔ لیکن یہ دونوں بھی تمہارے بھائی کی طرح ہی بے وقف نکلیں۔"

اور اس کے ان الفاظ پر میر آئے کا دل جیسے بند ہو گیا ہو۔ اس نے بے یقینی سے مرات کو دیکھا اور پھر ان افراد کو۔

("احمت! میں ہمیشہ صحیح ہوتا ہوں۔ تم دیکھ لینا اس بار بھی میں بالکل صحیح ہی ہوں گا۔"

اس نے سنجیدگی سے کہا۔

ایرن نے ویسے تو کچھ نہیں کہا لیکن دل ہی دل میں وہ بھی احمت کی باتوں سے اتفاق کر رہا تھا۔ احمت نے خاموشی سے سر جھکا لیا۔ وہ جانتا تھا کہ براق کبھی اپنی "غلطی" تسلیم نہیں کرتا۔)

"پتہ ہے براق کی سب سے بڑی غلطی کیا ہے؟"

وہ کہہ رہا تھا تو میر آئے ان افراد کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔

"اسے لگتا ہے کہ وہ ہمیشہ صحیح ہوتا ہے اور یہ اس کی غلطی نہیں بلکہ بے وقوفی ہے۔"

"اور اب اسے اپنی اس بے وقوفی کا صلہ ملنے والا ہے۔"

گولی کی زوردار آواز!

www.novelsclubb.com

اس نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے ایک کے بعد ایک گولی ان دو افراد پر چلادی جن کے چہرے سیاہ کپڑے سے ڈھکے تھے اور جن کو رسیوں سے باندھا گیا تھا۔

میرآئے کی آنکھیں یہ سب دیکھ کر کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

"ایلدار!۔"

وہ زور سے چلائی۔ وہ اسے اب "ایلدار" کہہ رہی تھی۔

اس کی آنکھوں میں سے آنسو بھی نکلنے لگیں۔ مرات کے وہ ساتھی جنہوں نے ان دو افراد کو باندھا ہوا تھا اب انہیں زمین پر گرا ہوا چھوڑ کر مرات کی جانب بڑھیں۔

مرات یہ سب دیکھ کر قہقہہ لگا کر ہنس رہا تھا۔

(براق نے اپنی سیاہ کار کا دروازہ کھولا اور پھر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ایرن اور احمت اس سے چند ایک کاموں کے سلسلے میں گفتگو کر کے وہاں سے جانے لگیں۔

کار کو ڈرائیو کرتے ہوئے براق کے ذہن میں بار بار "احمت" اور "نینا" کے الفاظ دوڑ رہے تھے کیونکہ ان دونوں نے ہی اس کے اصول کے خلاف بات کی تھی۔

اگرچہ نینا نے اسے یہ کچھ دن پہلے کہا تھا لیکن پھر بھی وہ اس کے الفاظ کو بھولا نہیں تھا۔ یہ وہ واحد بات تھی جو براق کو نینا کے منہ سے سن کر اچھی نہیں لگی تھی۔ بلکہ یہ بات اسے احمت کی بجائے نینا کے منہ سے سن کر زیادہ بری لگی تھی۔)

"یہ بات میرے اقدار کے خلاف ہے کہ میں اپنے دشمن کو اتنی تکلیف نہ دوں کہ وہ موت کی خواہش نہ کرے۔"

اس نے اپنے چہرے پر قائم مسکراہٹ کے ساتھ میر آئے سے کہا۔ اس نے اس کی جانب دیکھا تو اب میر آئے کی نظریں اسے کاٹ کھانے والی تھیں۔ ان نظروں میں اب صرف اور صرف "نفرت" تھی۔

"تم جانتی ہو میر آئے! موت سے زیادہ تکلیف دہ کیا ہوتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

مرات نے سرد مہری سے پوچھا تو میر آئے ابھی بھی اسے نفرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

"اپنوں کی جدائی کا غم!"

مرات نے اپنے الفاظ چبا چبا کر کہے۔اس کی آنکھوں میں اب ظلم کی ایک اور داستان لکھی نظر آرہی تھی جو صرف اور صرف وہاں موجود معصوم لڑکی "میر آئے یامان" کے لیے تھی۔

"اور میں براق کو یہ ہی تکلیف دینے جا رہا ہوں۔"

"تمہیں تو شکر کرنا چاہیئے کہ میں تمہیں یہ تکلیف نہیں دے رہا۔"

اس نے کہا۔

(براق نے اپنا فون اٹھایا اور میر آئے کو کال کرنے کا سوچا۔وہ اسے اس کی کامیابی کی مبارکباد دینا چاہتا تھا۔

چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے میر آئے کو کال ملائی۔فون کی رنگ جا رہی تھی مگر جواب موصول نہیں ہو رہا تھا۔اس نے فون دوبارہ ملایا۔)

"تمہیں تو میں وہ تکلیف دوں گا جو صرف کچھ ہی دیر کے لیے ہو گی۔اس لیے میری پیاری میر آئے! ڈانٹ بی افریڈ! (ڈر نا مت)۔"

اس نے یہ کہتے ہوئے اپنی پستول میر آئے کی جانب بڑھائی۔

"میں تم سے جتنی محبت کرتی تھی اس سے ہی کئی زیادہ اب میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔ لیکن اب مجھے اس بات کا احساس ہوا ہے کہ تم تو نفرت کے بھی قابل نہیں ہو۔"

اس نے طیش کے عالم میں کسی زخمی شیرنی کی طرح اپنے الفاظ ادا کیے تو مرات قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا۔ اس کے ساتھ کھڑے دونوں ساتھی بھی مسکرا رہے تھے۔

"اور میرے بابا نے جو تمہارے باپ کے ساتھ کیا وہ بالکل ٹھیک کیا۔ اس جیسے گھٹیا انسان کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔ بلکہ تمہارا باپ تو ایک "غدار" تھا۔"

اب کی بار اس نے کہا تو مرات کے چہرے کی مسکراہٹ بالکل غائب ہو گئی۔

میر آئے اس کے چہرے کو نفرت سے بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

اگر کچھ عرصہ پہلے اس سے پوچھا جاتا کہ اس کے لیے سب سے خوبصورت چہرہ کس کا ہے تو وہ ضرور "مرات" کا نام لیتی لیکن اگر اب اس سے یہ پوچھا جاتا کہ

سب سے بد صورت اور خوفناک چہرہ کس کا ہے تو وہ یقیناً "مرات" کا ہی نام لیتی کیونکہ اس کا چہرہ اسے اب بد صورت اور خوفناک ہونے کے ساتھ ساتھ وحشت اور درندگی سے بھرا ہوا الگ رہا تھا۔

"دیکھو ویسے کتنی عجیب بات ہے نا۔۔غدار باپ کا غدار بیٹا۔واہ!۔"

اس نے اب کی بار جو کچھ کہا وہ سچ تھا لیکن وہ "سچ "مرات کار ابے کے لیے "زہر" کی مانند تھا۔

(کئی بار میر آئے کو فون کرنے پر بھی جب اس نے کال ریسیو نہ کی تو براق نے فون بند کر دیا۔کچھ تھا جو اسے بے چین کر رہا تھا۔

بس وہ یہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اس کی زندگی میں کیا طوفان آنے والا ہے۔وہ آج گھر جلدی جا رہا تھا تاکہ میر آئے کو سرپرائز دے سکے۔)

"تمہاری زبان تو بند کرنی ہی پڑے گی۔"

اس نے سنجیدگی سے کہا۔اور پھر ادھر ادھر دیکھ کر پستول کو دوبارہ اس کی جانب بڑھایا۔

"تم۔۔تم کیا کر رہے ہو ایلدار؟"

اس نے پوچھا۔

"شش!۔"

اس نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔یہ مسکراہٹ ایک ظالمانہ مسکراہٹ تھی۔

"ایلدار یہ۔۔یہ کیا کر رہے ہو؟"

مرات نے جب پستول کے ٹریگر پر ہاتھ رکھا تو اس کی زبان سے فوراً یہ الفاظ ادا ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں دکھ نہیں رہا؟"

اس نے سنجیدگی سے سوال پر سوال کر ڈالا۔میر آئے کی آنکھوں میں خوف کی لہر مزید بڑھ گئی۔لیکن پھر اسے کچھ یاد آیا۔

(اس نے جب قرآن کو ترجمہ اور تفسیر سے پڑھنا شروع کیا تو اس نے ایک بار بلکہ کئی بار یہ پڑھا تھا کہ

"زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔"

اور

"ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے"۔

موت تو برحق ہے!

اسے اس بات کا آج شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ اسے اگر آج کچھ ہو بھی گیا تو اسے یہ پچھتاوا نہیں ہو گا کہ جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوئی تو وہ "گناہ کرتے ہوئے" گئی۔)

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے! تم مجھے مار ڈالو۔ مجھے اس کا کوئی دکھ نہیں۔ میرے لیے یہی کافی ہے

کہ کم از کم مرتے ہوئے میں نے اللہ کے حکم کی پیروی تو کی۔ تمہاری طرح اللہ اور اس کے احکام پسے پشت تو نہیں ڈال دیا۔"

اب کی بار میر آئے نے کہا تو اس کی آنکھوں میں خوف کی لہر کہیں موجود نہیں تھی۔ اس کا دل آزاد تھا! ہر طرح کے خوف سے!

خوف تھا تو وہ صرف "اللہ" کا۔

مرات یہ سن کر مسکرایا اور پھر اس نے پستول سے گولی چلادی۔

گولی کی زوردار آواز ہر جانب گونجی!

مرات کی پستول سے نکلنے والی وہ گولی سیدھا میر آئے کے سینے پر لگی تھی۔ سرخ خون بہنے لگا۔

"ا۔۔ای۔۔ایلدر۔"

www.novelsclubb.com

وہ چلائی۔وہ لڑکھڑاتی ہوئی زمین پر گر گئی۔اس کا سر زمین کے ساتھ جا کر لگا۔چند لمحے کے یہ وہاں خاموشی چھا گئی!بے حد خاموشی!

مرات کے ساتھی بھی یہ منظر خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔

"چچ!یہ کیا ہو گیا تمہارے ساتھ۔جانتی ہو مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے تمہیں ایسے دیکھتے ہوئے۔لیکن میں کیا کر سکتا ہوں؟یہ سب کرنے پر مجھے تمہارے بھائی نے ہی مجبور کیا ہے۔بلکہ یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ تمہارے باپ کا بھی تمہاری اس حالت میں برابر کا حصہ ہے۔"

اس نے زمین پر پنجوں کے بل بیٹھتے ہوئے میر آئے کو یکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔وہ ابھی بھی اس کا تمسخر اڑا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم بہت پچھتاؤ گے ایلدار!۔"

میر آئے نے اپنی بند ہوتی سانسوں کے ساتھ یہ آخری جملہ کہا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں کچھ تھا جس نے مرات کارابے کے دل و دماغ میں ہلکی سی خوف کی لہر دہرائی۔

میر آئے کا دل ڈوب رہا تھا!

ایک گہرے سمندر میں! اس کی سانسیں بھی اسی سمندر میں گم ہو رہی تھیں!

"جاؤ میر آئے یامان! ایلدار از جان تمہیں الوداع کہتا ہے۔"

یہ الوداع ایک ظالمانہ جملہ تھا۔

لیکن یہ ظلم یہاں ختم نہ ہوا۔ میر آئے کو چند لمحے ایسے دیکھنے کے بعد وہ دونوں ساتھیوں کے ساتھ اپنی کار کی جانب بڑھا۔

(براق نے نینا کو کال ملائی۔

نینا سے بات کرنے پر بھی اسے تسلی نہ ہوئی کیونکہ وہ بھی یہ ہی کہہ رہی تھی کہ میر آئے ابھی تک گھر نہیں آئی۔اس کی پریشانی میں اضافہ ہو رہا تھا۔وہ کار تیزی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔)

کار میں بیٹھنے کے بعد اس نے کار چلائی۔

میر آئے ابھی رک رک کر ہلکی سی سانسیں لے رہی تھی۔اور ان سانسوں کو بھی اس "درندے" نے بند کرنا ہی تھا کیونکہ وہ ایک "ظالم" تھا یا شاید لفظ "ظالم" اس شخص کے لیے کم تھا۔

(اس نے میر آئے کو دوبارہ کال ملائی اور اب کی بار کال نہ ملنے پر اس نے طیش کے عالم میں اپنا موبائل ساتھ سالی سیٹ پر پھینک دیا۔

www.novelsclubb.com

کیا تھا جو اسے اس قدر پریشان کر رہا تھا؟ یہ وہ نہیں سمجھ پا رہا تھا۔

میر آئے ہمیشہ اس کی کال ریسیو کرتی تھی اور اگر کبھی نہ کر پائے تو فوراً میسج کر کے اسے وجہ بتا دیا کرتی۔)

اس نے اپنی کار تیز رفتار کے ساتھ میر آئے کے اوپر سے گزار دی یوں کہ اس کی ہڈیوں کے چور چور ہونے کی آواز مرات اور اس کے دونوں ساتھیوں کو بھی اچھے سے سنائی دی تھی۔

میر آئے کے اندر اب چیخنے کی بھی قوت باقی نہیں تھی۔

میر آئے کی کار کا سائیڈ مرر بھی چور چور ہو گیا تھا کیونکہ میر آئے اپنی کار کے بالکل ساتھ ہی گری تھی۔اس کی کار کے اندر موجود اس کا ایوارڈ سورج کی روشنی پڑنے سے چمک رہا تھا لیکن اب اس کی چمک مدھم پڑ گئی تھی۔

(براق نے ایک کے بعد ایک گہری سانس لی۔اس کے تنے ہوئے اعصاب اور دل ودماغ پر ایک بوجھ اس کی پریشانی کو اچھے سے واضح کر رہا تھا۔)

www.novelsclubb.com

وہ وہاں سے گزر گیا تھا۔اس نے ایک مرتبہ پیچھے مڑ کر میر آئے اور ان دو افراد کی لاش کو دیکھا جو براق نے اس کی حفاظت کے لیے رکھے تھے اور پھر وہ مسکرانے لگا۔اس کے دل کو آج بہت سکون مل رہا تھا۔اتنی تسکین اسے کبھی نہیں ملی تھی۔

آج اسے لگ رہا تھا کہ وہ فاتح ہے!

اور

براق ایک بے وقوف!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میر آئے!"

جیمرے خاتون لونگ روم کے صوفے پر بیٹھی تھیں اور ان کی آنکھ لگ گئی تھی، خواب میں کچھ دیکھنے کے باعث وہ گھبرا کر اٹھیں۔ان کی زبان سے "میر آئے" کا نام سن کر نینا جو ابھی وہیں آ رہی تھی فوراً ان کے پاس آئی۔ان کی آنکھیں سرخ تھیں اور چہرے پر پریشانی خوب واضح تھی۔

"آنے! آپ ٹھیک تو ہیں نا؟"

نینا نے پریشانی کے عالم میں ان سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"نینا! میر آئے آگئی؟"

انہوں نے پوچھا تو نینا نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"کیا؟ تم نے اسے کال کی؟"

انہوں نے فوراً پوچھا۔

"جی! میں نے اسے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار کال کی ہے مگر وہ کال ریسیو نہیں کر رہی۔"

اس نے پریشان کن لہجے میں کہا تو جیمرے خاتون بھی مزید پریشان ہوئیں۔

"وہ کار ڈرائیو کر رہی ہو گی نا! اس لیے فون نہیں ریسیو کر رہی۔"

انہوں نے اپنے آپ کو تسلی دیتے ہوئے کہا تو نینا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ ان کے پاس برابر میں صوفے پر آکر بیٹھی۔

"ویسے راستہ تو صرف ایک گھنٹے کا ہی تھا، اب تو دو گھنٹے گزر گئے ہیں۔"

اور اب کی بار جیمرے خاتون یہ کہتے ہوئے مزید گھبرا سی گئیں۔ کچھ تھا جو انہیں پریشان کر رہا تھا۔ وہ کیا جانیں کہ ان کا دل اور دماغ آخر کیوں پریشان ہے!

نینا نے انہیں کافی دیر حوصلہ دیا لیکن جیمرے خاتون کی پریشانی میں کوئی کمی نہ آ سکی۔

نینا کو اپنے فون کے بجنے کی آواز آئی تو اس نے سامنے پڑی میز پر سے اپنا موبائل اٹھایا اور اسکرین کی جانب دیکھا تو وہ کوئی انجان نمبر تھا۔ اس نے فون کاٹ دیا۔ اسے اس طرح کی کالز اکثر موصول ہوتی رہتی تھیں تو وہ اب ان سے تنگ آ گئی تھی۔

لیکن اب اس کا فون دوبارہ بجا اور اسی انجان نمبر سے کال آ رہی تھی۔

"اٹھا لو فون! میں اب ٹھیک ہوں۔ تم جا کر بات کر لو۔"

جیمرے خاتون کے کہنے پر وہ لونگ روم سے باہر نکلی اور اس نے کال ریسیو کی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نینا احسن بات کر رہی ہیں؟"

دوسری جانب سے کسی نے بھاری مردانہ آواز میں پوچھا۔

"جی۔آپ کون؟"

اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"میں اکرم بات کر رہا ہوں۔عباس احمد صاحب کا اسسٹنٹ۔"

دوسری جانب سے اس نے جواب دیا تو نینا کے چہرے کے تاثرات بدلے۔اس کی کافی مہینوں سے عباس احمد سے بات نہیں ہوئی تھی۔اور آج اچانک اس کے اسسٹنٹ کا نینا کو کال کرنا، یہ اسے سمجھ نہ آسکا۔یہ کافی غیر متوقع کال تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہوں۔"

اس نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔

"ان کی آج صبح ہی ڈیتھ ہو گئی ہے۔"

دوسری جانب سے اس شخص نے ایک لمبی خاموشی کے بعد کہا تو نینا کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔اس کے پاؤں تلے زمین ہی نکل گئی۔

"کیا؟کس کی؟"

اس نے چند لمحے بعد پوچھا تو اس کے لہجے میں بہت کچھ تھا۔

"عباس صاحب کی۔"

اس شخص نے فوراً زخمی سے انداز میں کہا۔

"کیا؟یہ۔۔یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ایسا نہیں ہو سکتا۔انہوں نے تو مجھے۔۔"

اس نے بے یقینی سے کہا تو اکرم نے اس کی بات مکمل نہ ہونے دی۔نینا کے لہجے میں بے یقینی!حیرانی!دکھ!اور افسوس سب کچھ تھا۔

www.novelsclubb.com

"انہوں نے مجھے کہا تھا کہ اگر انہیں کچھ ہو گیا تو میں آپ کو آپ کی امانت پہنچا دوں۔"

اس نے کہا اور پھر فون بند کر دیا۔ نینا فون کو اپنے ہاتھ میں پکڑے وہیں ساکت سی کھڑی رہی۔ وہ جیسے اپنے حواس کھو بیٹھی ہو۔ اسے بالکل اس بات کا یقین نہیں آ رہا تھا۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ ایک دم یہ ہوا کیا تھا؟

اگر اسے ابھی کوئی بھی شخص دیکھ لیتا تو وہ یہ ہی کہتا کہ وہ بالکل حواس باختہ ہو گئی تھی۔ لیکن یہ ابھی صرف شروعات تھی!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

براق کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ کار کی رفتار ابھی بھی اتنی ہی تیز تھی۔ سیٹ پر گرا ہوا فون بجنے لگا تو اس کے تنے ہوئے اعصاب کچھ ڈھیلے ہوئے۔ اسے لگا کہ میر آئے کی کال ہے۔ اس نے فوراً موبائل اٹھایا اور نمبر دیکھے بغیر کال ریسیو کی۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب سے اس نے جو الفاظ سنے، ان کو سننے کے بعد وہ بالکل ساکت سا رہ گیا۔ اس نے کار سڑک کے ایک کنارے پر روکی۔

"جی جی! میر آئے یامان! وہ۔۔ وہ میری بہن ہے۔ کیا ہوا ہے اسے؟"

اس نے تیز چلتی ہوئی سانسوں کے ساتھ پوچھا۔

"ہمیں بہت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ۔۔ان کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔"

یہ ایک جملہ جو دوسری جانب سے وہ شخص ہچکچاتے ہوئے کہہ رہا تھا اسے سن کر براق اپنے حواس جیسے کھو بیٹھا تھا۔

"میں location سینڈ کر رہا ہوں۔آپ جلد سے جلد ہسپتال پہنچ جائیے۔"

آپ کو ہسپتال کی

فون اس کے ہاتھ سے کب نیچے گرا،اسے اس بات کا علم بھی نہ ہو پایا۔اسے لگا کہ اس کی سانسیں جیسے بند ہو رہی ہوں،اس نے اپنی گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر نکل کر سڑک کے ایک کنارے پر کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایک کے بعد ایک گہری سانس لینا شروع کی۔اسے آج سانس لینے میں "بہت" دشواری ہو رہی تھی۔

اس کی نیلی آنکھیں آج نم تھیں!

بہت نم!

لیکن ان میں سے ابھی آنسو نہیں برسے تھے کیونکہ ابھی ایک امید تھی اس کے دل میں کہ شاید وہ فون کال جھوٹی ہو، شاید کسی نے اس سے مذاق کیا ہو اور اگر یہ ایک مذاق تھا تو بہت ہی گھٹیا مذاق تھا!

لیکن یہ سب سوچنے کے باوجود وہ اپنی ان جھوٹی تسلیوں پر یقین نہیں کر پا رہا تھا۔

اس کی حالت کسی زخمی شیر کی مانند تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com